بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

ظہور ۱۳۵۷ ہش
اگست ۱۹۷۸ء

— ایڈیٹر —
محمد شفیق قیصر

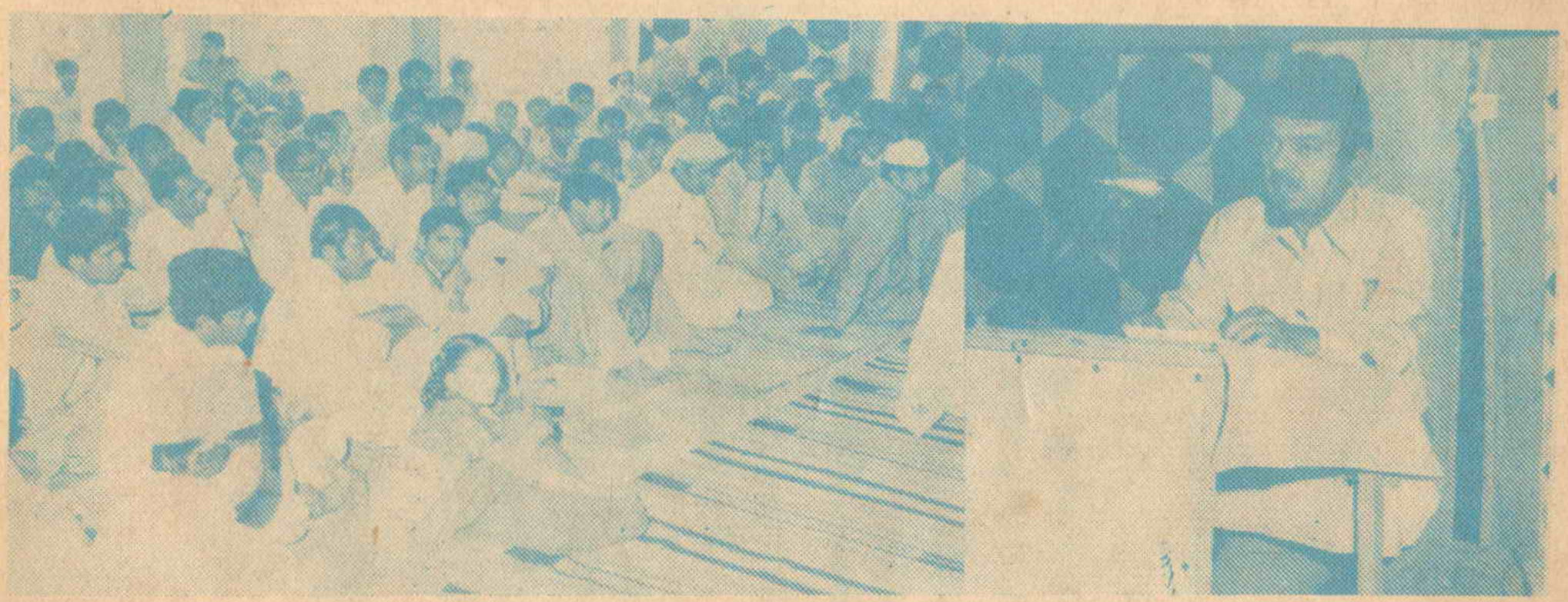

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجلس خدام الاحمدیہ اسلام آباد کے خدام اور اطفال کے اجتماع منعقدہ ۴/۸ سے خطاب فرما رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ابے کوتا (ABEOKUTA) نائیجیریا کی مجلس دورانِ سال مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے اوّل قرار پائی۔
اسکے قائد مکرم لاوال صاحب محترم محمد اجمل شاہد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نائیجیریا سے انعامی شیلڈ حاصل کر رہے ہیں۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

With

COMPLIMENTS

NISAR & COMPANY

★ IMPORTORS

★ EXPORTERS

14, IFTIKHAR BUILDING,
CHAUBURJI, LAHORE, (Pakistan).

Cables : GENSUP Telephone : Office 54176 Resd. 414533

(صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by khilafat Library Rabwah

بچوں اور بچیوں کا پیارا رسالہ

جسے بڑے بھی پورے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ظہور ۱۳۵۷ ہش

اگست ۱۹۷۸ء

جلد ۲۰ نمبر ۸ شمارہ ۲۳۸

ایڈیٹر

محمد شفیق قیصر

نائبین

نصیر احمد قمر ، عبدالسمیع خان

منیر احمد جاوید

فہرست

قال اللہ تعالیٰ	۲
قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	۲
اداریہ	۳
رمضان المبارک اور قرآن مجید	۴
اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت -	۵
آئیے بزرگوں سے ملیں -	۸
ابن سابارا کی توبہ	۱۰
نریل کے بل رام	۱۲
استنبول کی سیر	۱۴
ایک منٹ ٹھہریئے -	۱۷
بزم تشحیذ الاذہان	۱۸
ننھے ادیب	۲۰
ناصرات کے صفحات	۲۱
خبرنامہ تشحیذ	۲۲
مجالس کی خبریں	۲۳
لطائف اور	۲۴
نظمیں	۲۵

کتابت

محمد ارشد خوشنویس دارالصدر شرقی ربوہ

پبلشر: محمد شفیق قیصر - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ بمقام اشاعت دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

گفتگو کے آداب

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (البقرہ آیت ۸۴)

لوگوں کو ایسی باتیں کہو جو نہایت اچھی ہوں

یہ ایک لمبی آیت کا ٹکڑا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے ان سے یہ پختہ عہد لیا تھا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور اسی طرح اپنے قریبی رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی حسن سلوک سے پیش آئیں گے۔ اور پھر ان سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ وہ سب لوگوں کے ساتھ نرمی کے ساتھ کلام کریں گے۔

اس آیت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جب باتیں کی جائیں تو ہمیشہ اچھی باتیں کی جائیں۔ اچھے انداز سے باتیں کی جائیں۔ بات کرنے کا لہجہ انتہائی نرم ہو۔ بات میں سختی نہ آنے پائے۔ جس سے بات کی جا رہی ہو اس کے مرتبہ کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ بڑوں کے ساتھ ہمیشہ ادب اور احترام سے پیش آنا چاہیئے اور چھوٹوں سے ہمیشہ محبت اور پیار کے ساتھ بات کرنی چاہیئے۔ زبان سے ایسی بات نہ نکالی جائے جس میں کسی پر طعن ہو۔ یا جس سے کسی کی ذلت ہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۔ (الحجرات آیت ۱۲)

یعنی نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

آجکل ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے پکارنا کوئی برائی نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ فیشن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس مرض میں سب سے زیادہ اخبارات و رسائل مبتلا ہیں۔ خاص طور پہ احمدیوں کو قادیانی یا مرزائی لکھتے ہیں۔ اور اس قرآنی آیت کی واضح خلاف ورزی کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان نہ طعنہ دیتا ہے۔ نہ لعنت بھیجتا ہے اور نہ بدزبانی کرتا ہے۔ فرمایا جو اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے اسے ہمیشہ اچھی بات کہنی چاہیئے۔ ورنہ خاموش رہے۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ کوئی ایسی چیز بتائیں جس کا میں پابند ہو جاؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کو قابو میں رکھو۔ پھر فرمایا۔ اچھی بات بھی صدقہ ہے۔

بے شرمی اور بے حیائی کی باتوں سے بچنا چاہیئے۔ بات میں جلدی نہ کریں۔ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور آرام سے گفتگو کریں کیونکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتے تھے۔ یہاں تک کہ صحابہؓ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو گننا چاہے تو گن سکتا تھا۔ جب آپ چند لوگوں کی موجودگی میں کوئی بات کر رہے ہوں تو سب کی طرف توجہ رکھیں۔ ٹھہر ٹھہر کر ہر ایک طرف توجہ دی جائے تاکہ کسی کو یہ شکایت نہ ہو کہ میری طرف دھیان نہیں دیا گیا۔ گفتگو ہمیشہ مختصر الفاظ میں کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ مختصر گفتگو کروں، کیونکہ اختصار بہتر ہے"

بات ہمیشہ آہستگی سے کی جائے۔ بے موقع چیخ چیخ کر باتیں کرنا حماقت کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:۔

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (لقمان)

اپنی آواز کو آہستہ رکھا کرو، کیونکہ آوازوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔ جو بہت اونچی ہوتی ہے۔

م ش قیصر

Digitized by khilafat Library Rabwah

قَالَ الرَّسُوْلُ ﷺ

کھانے پینے کے آداب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو یہ دعا پڑھتے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

یعنی تمام قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

بعض روایات میں یہ بھی آتا ہے کہ جب حضورؐ دسترخوان سے اُٹھتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا۔

ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ ایسی تعریف جس کی کوئی انتہا نہیں اور دکھاوے وغیرہ سے پاک اور مبارک ہے۔ ایسی حمد نہ چھوڑی جا سکتی ہے اور نہ اس سے استغنا (بے پروائی) کی جا سکتی ہے۔ (اے اللہ ہمارے شکر کو قبول فرما)۔

ان دعاؤں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھانے پینے کے آداب سمجھائے ہیں۔ ہمیں ان آداب کو سمجھنا اور یاد رکھنا چاہیئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریق پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی میں برکت اور کامیابی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہاتھ دھوتے۔ کھاتے وقت تکیہ لگا کر نہ بیٹھتے تھے۔ جو کھانا آپؐ کے سامنے لایا جاتا کبھی آپ اس میں نقص اور خرابی نہ نکالتے۔ آپ کھانا ہمیشہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر شروع فرماتے۔ اور ہمیشہ اپنے سامنے سے کھاتے۔

بھائی جان

پاک نبیؐ کا ہے فرمان ❊ حبّ الوطن من الایمان
اپنا وطن ہے پاکستان ❊ اس پہ قرباں دل اور جان

(نصیر احمد قمر)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اداریہ

دعاؤں اور برکتوں کا مہینہ

تشحیذ کا یہ شمارہ جب آپ تک پہنچے گا۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام شروع ہو چکے ہوں گے۔ رمضان کا مہینہ عبادتوں اور دعاؤں کا مہینہ ہوتا ہے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے وہ اس مبارک مہینے میں روزے رکھتے ہیں۔ قرآن مجید کی کثرت کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں اور عبادتوں اور دعاؤں کے ذریعہ سے اپنے پیدا کرنے والے کی برکتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

بچوں پر روزے رکھنے فرض نہیں۔ لیکن بچوں کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس مبارک مہینہ کی برکتیں صرف روزوں سے ہی خاص نہیں ہیں۔ بچوں کو چاہیئے کہ ان برکت والے دنوں میں خاص طور پر نماز باجماعت کی عادت ڈالیں اور تمام بُری باتوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ربوہ میں رہنے والے احمدی بچوں کو روزانہ قرآن مجید کے درس میں بھی ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ جو ان بابرکت دنوں میں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں ہوتا ہے۔ جو بچے ربوہ سے باہر رہتے ہیں اگر ان کے ہاں بھی جماعت کی طرف سے درس کا انتظام ہو تو اس میں ضرور شریک ہوں اور اس طرح اس مبارک مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے مالا مال ہونے کی کوشش کریں۔ آپ بے شک چھوٹے ہیں مگر دعا کرنا صرف بڑوں کا ہی حق نہیں۔ اس نعمت سے سب ہی فائدہ اُٹھانے کے حقدار ہیں تو تم کیوں نہ اٹھاؤ؟ ابھی سے دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ اپنے اللہ میاں سے اپنے لئے دین و دنیا کی ہر خیر اور نعمت مانگو، نیک قسمت مانگو اور دعا کرو کہ مولا کریم ہمیں ہر دھوکے اور فتنہ سے بچانا۔ ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دینا۔ ہم صادق رہیں ہمیشہ صادقوں کے ساتھ رہیں۔ خلافت سے وابستہ رہیں۔ زندگی کی ہر راہ پر تو ہی ہمارا دستگیر بن جا۔ اور راہ نمائی فرما۔ آمین۔

سب بچوں کو علم ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ان ایام میں یورپ کے سفر پر ہیں۔ جہاں حضور غلبہ اسلام کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنی دعاؤں میں اپنے پیارے امام کو بھی یاد رکھیں۔ کہ اے خدا ہمارے پیارے امام نے تمام دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو پروگرام اور سکیمیں تیار فرمائی ہیں تُو اپنے فضل سے انہیں کامیابی بخش۔ اور تو ہر دم اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کو صحت و عافیت کام والی اور برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرما۔ آمین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک مرتبہ فرمایا :۔

"اگر ہمارے نوجوان اچھی طرح محنت کریں اور کوشش کر کے اعلیٰ قابلیتیں پیدا کریں تو ہم تھوڑے ہو کر بھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پس ہماری کامیابی ہمارے طالب علموں کے ہاتھ میں ہے ..... جب لوگ یہ دیکھیں گے کہ دُنیا کا سب سے بڑا سائنسدان بھی احمدی ہے، دُنیا کا سب سے بڑا محقق بھی احمدی ہے۔ دُنیا کا سب سے بڑا مولوی بھی احمدی ہے۔ دُنیا کا سب سے بڑا انجنیئر بھی احمدی ہے دُنیا کا سب سے بڑا بیرسٹر بھی احمدی ہے۔ دُنیا کا سب سے بڑا صنّاع بھی احمدی ہے تو وہ احمدیت کی طرف توجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس چیز کو مدِّنظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ چوٹی کا آدمی بنے ..... اگر ہمارے نوجوان ہر فن میں کمال پیدا کر لیں تو ترقی کرنا بہت آسان ہو جائے گا ..... جب کوئی قوم قابلیّت اور لیاقت میں بڑھ جاتی ہے تو اُس کے ہر فرد کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے اور اُس کی بات توجہ سے سُنی جاتی ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو زندگیاں سُدھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنی نگاہوں کو اُونچا کرنا چاہیئے اور یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ مَیں نے فلاں فن میں چوٹی کا آدمی بننا ہے۔ یا اسی کوشش میں فنا ہو جانا ہے"

(فرمودہ ۲۹ رمئی ۱۹۴۶ء۔
مطبوعہ الفضل ۲۴ ستمبر ۱۹۶۰ء)

Digitized by khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک اور قرآن مجید

محمد شفیق قیصر

پیارے بچو! رمضان کے مبارک مہینے کو قرآن مجید سے ایک خاص نسبت ہے۔ قرآن مجید اسی بابرکت مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ (البقرہ)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اُتارا گیا ہے۔ وہ لوگوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور وہ کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔

ہر رمضان میں حضرت جبرائیل علیہ السلام (خدا تعالیٰ کا وہ فرشتہ جس کا کام خدا تعالیٰ کا پیغام نبیوں تک پہنچانا ہے) قرآن کریم کا جس قدر حصہ نازل ہو چکا ہوتا وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ سُنا جاتے تھے۔ جس سال حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اُس سال رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کے دو دور مکمل فرمائے۔

یہی وہ مبارک راتیں ہیں جن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر رات ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جو حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے تھے بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی سخی تھے اور رمضان المبارک کے مہینے میں پہلے سے بھی بڑھ کر سخاوت فرماتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان المبارک میں ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے۔ آپؐ سے مل کر قرآن کو دُہراتے تو جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملاقات کرتے تھے تو آپؐ کی سخاوت تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔" (بخاری و مسلم)

Digitized by khilafat Library Rabwah

عزیز بچو! آپ کو اس حقیقت کا اچھی طرح علم ہے کہ قرآن مجید ہدایت ہے۔ کن لوگوں کے لئے؟

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

یعنی یہ ہدایت متقی لوگوں کے لئے ہے۔ یعنی جن کو تقویٰ کی دولت نصیب ہوئی ہے اور تقویٰ کا حاصل کرنا ہی روزوں کا مقصد ہے

تقویٰ کی دولت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ آپ قرآن کریم سے بہت ہی پیار کریں۔ اور ان مبارک دنوں میں کثرت کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کریں۔ کیونکہ قرآن کریم سے جتنا بھی تعلق بڑھایا جائے وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہونے کے ساتھ ساتھ ہدایت اور راہ نمائی حاصل کرنے کا بے خطا اور بہترین ذریعہ ہے۔

پس! کتنے ہی خوش قسمت ہیں وہ اللہ کے پیارے بندے جنکی مبارک زبانوں پر ان مبارک راتوں میں اللہ کا کلام ہے۔ کبھی پڑھ رہے ہیں کبھی سُن رہے ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے حافظہ کی نعمت عطاء فرمائی ہے تو سُنا رہے ہیں۔ کبھی مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھی جا رہی ہیں کبھی گھر میں نفل نماز میں خُدا کے حضور قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہے۔ کبھی قرآن کھلا ہوا ہے اور اس کی تلاوت سے دل کا سرور اور آنکھوں کا نُور بڑھ رہا ہے اور کبھی مسجد میں درسِ قرآن میں بیٹھے اس کے مطالب و معانی سُن کر خُدا کی حمد کے گیت گا رہے ہیں۔ مسجدیں آباد ہیں تو گھر میں بھی رکوع و سجود، ذکر اور تلاوت کی بہار ہے۔ کچھ کھایا جاتا ہے تو اس لئے کہ عبادتِ الٰہی کی قوت حاصل ہو۔ کچھ سویا جاتا ہے تو اس لئے کہ نماز اور تلاوتِ قرآن اور درسِ قرآن کے وقت نیند نہ آئے۔

پس اے بچو! ان مُبارک ایام سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھاؤ اور قرآن کریم کثرت سے پڑھو۔ خُدا کے حضور جُھکو۔ نوافل نماز پڑھنے کی عادت ڈالو کہ بچپن میں جو عادت بھی آپ ڈالیں گے وہ آخر عمر تک آپ کے ساتھ جائے گی۔

پس دُعاؤں سے کام لو۔ کثرت سے دُعا کرو۔ اپنے حال کے لئے اپنے عزیزوں کے لئے اور سب سے بڑھ کر اسلام کے تمام دُنیا میں غالب آنے کے لئے کہ خُدا وہ دن جلد لائے۔ جب ہم تمام دُنیا میں قرآن مجید کی شان کو جلوہ گر دیکھیں۔ آمین

آپ کا خریداری نمبر رسالہ کے ریپر پہ لکھا ہوا ہے
نوٹ فرمالیں: (منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

اکثر کم عمر بچوں اور مادہ پرست آدمیوں کے ذہنوں اور زبانوں پر یہ سوال آجاتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ اس سوال کا جواب کئی طرح سے دیا جاسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ہستی کے چند ثبوت اور دلائل مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) چند گواہوں کی شہادت پر کسی امر کی حقیقت اور صداقت کو تسلیم کر لیا جاتا ہے۔ دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بڑے گواہوں کے علاوہ کروڑوں چھوٹے گواہوں نے اس دنیا میں یہ گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ (ان گواہوں کو انبیاء۔ اولیاء صلحا۔ صادقین وغیرہ کے ناموں سے پکارا جاتا ہے) تو ان کی گواہی پر کیوں نہ یقین کیا جائے؟

(۲) دنیا میں بے شمار چیزیں ہیں جو بوجہ انتہائی لطیف ہونے کے نظر نہیں آتیں۔ (ان تمام آنکھوں سے) لیکن انکی موجودگی اور ہستی سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ مثلاً گرمی۔ سردی۔ بجلی۔ مقناطیسیت وغیرہ آج تک کسی انسانی آنکھ نے نہیں دیکھیں لیکن ہم ان کے خواص اور صفات سے پہچان لیتے ہیں مثلاً تپش کے احساس سے حرارت یا گرمی کی موجودگی کا پتہ چل جاتا ہے۔ برقی قمقمہ کے روشن ہونے سے بجلی کی موجودگی کا پتہ لگ جاتا ہے۔ لوہے کی اشیاء کو اپنی طرف کھینچنے سے مقناطیسیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ چونکہ لطیف و خبیر ہے وہ ان عام آنکھوں سے تو نظر نہیں آتا۔ لیکن جب انسان اپنے نفس کو شریعت کے احکام کا تابع کر کے روحانیت میں ترقی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو اس کی صفات سے پہچان لیتا ہے۔

مثلاً وہ "الحفیظ" ہے۔ یعنی جب اس سے پیار کرنے والا انسان کسی تکلیف دکھ یا خطرہ میں پڑ جائے تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کی حفاظت کرتا ہے۔ دشمن اور مخالف کے منصوبے کو خاک میں ملا کر اپنے بندہ کو بچا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ "المعز" بھی ہے یعنی وہ اپنے نیک بندے کو ذلت سے بچا کر عزت عطا

Digitized by khilafat Library Rabwah

کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنی لاتعداد صفات سے پہچانا جاتا ہے۔

۳۔ ایک کار۔ بس یا ریل گاڑی کو درست طریقہ پر صرف ایک ڈرائیور کے ذریعے ہی چلایا جا سکتا ہے۔ وہ نہ خود بخود چل سکتی ہے اور نہ دو ڈرائیور بیک وقت چلا سکتے ہیں۔ یہ اربوں کھربوں ستاروں اور سیاروں کی گاڑی جن میں سے ہر ایک دوسرے سے کئی گنا بڑا ہے۔ ہزاروں، لاکھوں سال سے بغیر خلل کے چلی جا رہی ہے۔ اس گاڑی کا ایک نظام کے تحت مقررہ اصولوں پر چلنا بغیر کسی چلانے والے یعنی ڈرائیور کے ممکن نہیں۔ اس گاڑی کو چلانے والے ڈرائیور کا نام ہی اللہ تعالیٰ ہے۔

عزیز نونہالو! جس طرح کسی چیز کا موجد اور بنانے والا ہی اس کا صحیح مقصد بتا سکتا ہے۔ اسی طرح انسانوں کی زندگی کا مقصد بھی انسانوں کو پیدا کرنے والا یعنی اللہ تعالیٰ ہی بتا سکتا ہے۔ اور اس نے جو مقصد بتایا ہے وہ یہ ہے:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ"

یعنی ہر خاص و عام انسان کا مقصد اُس کا عبد یعنی بندہ اور غلام بننا ہے۔ جس طرح ایک غلام اپنے آقا کے ہر حکم کو مانتا ہے اسی طرح ہر انسان کو اپنے آقا کا ہر حکم مان کر اپنے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ بھی ابھی سے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنیکی تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ کم وقت میں تیاری ہو سکے کہ عمر کا کوئی اعتبار نہیں ؂

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے کشف میں عادل اور نیک بادشاہوں کی ایک مومن و مخلص جماعت دکھائی گئی۔ ان میں سے بعض اس ملک کے تھے اور بعض عرب اور ایران سے۔ بعض شام اور روم میں سے تھے اور بعض ایسے ممالک سے تھے جن کو میں نہیں پہچانتا۔ پھر مجھے غیب سے کہا گیا:۔

"یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے۔ تجھ پر ایمان لائیں گے اور تیرے لئے رحمت و برکت کی دعائیں کریں گے"۔

(تجلیات النور)

Digitized by khilafat Library Rabwah

آئیے بزرگوں سے ملیں

عبدالسمیع خاں

محترم حکیم محمد صدیق صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ

محترم حکیم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ایک بزرگ صحابی ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر ۸۴ سال ہے۔ آپ کو ۹ سال کی عمر میں حضورؑ کی زیارت نصیب ہوئی۔ خاکسار نے آپ سے ایک ملاقات کی سعادت حاصل کی اور آپ کی بہت تک کے واقعات معلوم کئے۔ جو پیش خدمت ہیں۔ آپ کی صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ع۔س۔خان)

مکرم محترم حکیم محمد صدیق صاحب اکتوبر ۱۸۹۴ء میں گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام عبدالخالق صاحب تھا۔ آپ نے چھ جماعتیں میانی ضلع سرگودھا سے پاس کیں۔ اور نویں جماعت تک مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پائی۔

آپ پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ کے دادا مولوی قطب الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ خود مکرم حکیم محمد صدیق صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کا شرف ۱۹۰۳ء میں ہوا۔ جبکہ حضورؑ مشہور مخالف سلسلہ کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف فرما تھے۔

یہ اس زمانہ کا واقعہ ہے جب احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی۔ اور دشمنان احمدیت اس خدائی تحریک کو مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور دوسری طرف مسیح وقت کی تائید میں نشان پر نشان ظاہر ہو رہے تھے۔ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق طاعون کا زبردست حملہ ہندوستان کو زیروزبر کر رہا تھا۔ ہر طرف موتا موتی کا ایک نظارہ تھا اسکی دہشت سے لوگ دیوانے ہو رہے تھے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آباد یاں ویرانوں میں تبدیل ہو گئیں۔

ان حالات میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو کیمبل پور میں آپ کے چچا فخرالدین صاحب کے پاس بھیجنے کا ارادہ کیا۔ تاکہ آپ طاعون سے

Digitized by khilafat Library Rabwah

محفوظ رہیں۔ یہ سن کر ملک عباس صاحب (جو ایک بڑے زمیندار تھے) کہنے لگے کہ میرا ایک ہی بیٹا نبی محمد ہے اسے بھی ساتھ لے جاؤ تاکہ یہ بھی طاعون کی موت سے بچ جائے۔

چنانچہ یہ دونوں چچا فخر الدین صاحب کے پاس پہنچے۔ بعد کے واقعات بتاتے ہوئے محترم حکیم صاحب نے فرمایا:۔

کیمبل پور میں چچا فخر الدین کے نام روزانہ میرے والد صاحب کی طرف سے خط موصول ہوتا کہ فلاں بھی مر گیا ہے اور فلاں بھی موت کی آغوش میں چلا گیا۔ ہم روزانہ ڈاک کی خبر سن کر ڈر جاتے۔ آخر کچھ دنوں کے بعد جناب چچا صاحب کی تجویز ہوئی کہ کیمبل پور کے چند بڑے عہدیدار قادیان چلیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کر آئیں۔ ان میں اکثر ایسے اصحاب تھے جو چچا صاحب کے ذریعہ احمدی ہو چکے تھے یا زیر اثر تھے۔ چنانچہ آٹھ آدمیوں پر مشتمل یہ قافلہ لاہور سے بذریعہ ٹرین قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ بٹالہ پہنچ کر پتہ چلا کہ حضور کرم دین کے مقدمہ کے سلسلہ میں گورداسپور میں مقیم ہیں۔ جج آپ کا بڑا مخالف تھا اور تنگ تنگ تاریخیں ڈالتا تھا۔ اس وجہ سے حضور کو کئی کئی روز وہاں ٹھہرنا پڑتا۔ لنگر خانہ کا کچھ حصہ بھی گورداسپور منتقل ہو گیا تھا۔

یہ علم ہونے پر میرے چچا مجھے ساتھ لیکر گورداسپور پہنچے۔ وہاں ہم سیدھے کچہری گئے اس روز مقدمہ کی تاریخ تھی اور ہر مذہب و ملت کے لوگ حضور کی زیارت کے لئے بکثرت آئے ہوئے تھے اور بہت بھیڑ تھی۔ عدالت کے پاس ہی آم اور جامن کا باغ تھا جس میں چھوٹی سی ندی بھی بہہ رہی تھی۔ اسی باغ میں غلامان مسیح سراپا شوق بنے بیٹھے تھے۔ باغ سے ملحق ایک بالاخانہ میں حضور قیام فرما تھے۔ چچا صاحب مجھے ساتھ لے کر بالاخانہ کی طرف چل پڑے۔

ملاقات کی اجازت ملنے پر ہم اوپر گئے بالاخانہ کے اندر دروازہ کے قریب ہی ایک بزرگ سجدہ میں گرے تھے۔ چچا صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کر رہے ہیں سامنے سادہ سی چارپائی پر سادہ لباس میں دروازہ کی طرف رخ کر کے دائیں کہنی کے سہارے حضور لیٹے کر آرام فرما رہے تھے۔ مجھے چچا صاحب نے بتایا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ جب ہم حاضر ہوئے تو حضور اپنے پاؤں مبارک زمین سے لگا کر چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ہم نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور کچھ نذرانہ پیش کیا۔ حضور از راہ شفقت چچا صاحب سے کچھ دیر حال احوال دریافت فرماتے رہے۔ آخر میں

Digitized by khilafat Library Rabwah

خاکسار کے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ لڑکا کون ہے؟ عرض کیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے۔ حضور اس کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا اسے خادم دین بنائے حضور نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔

اس کے بعد ہم مصافحہ کر کے اجازت لے کر باغ میں آئے اور احمدی دوستوں کیساتھ بیٹھ گئے۔ جب حضور عدالت سے فارغ ہوئے تو باغ میں اپنے غلاموں کے پاس تشریف لے آئے۔ ان میں احمدی۔ غیر احمدی بلکہ ہندو بھی تھے کہ آئیں تو زیارت کریں۔ حضور کھڑے ہو کر کچھ دیر گفتگو فرماتے رہے۔ اس اثناء میں چچا صاحب مجھے حضور کے سادہ لباس، سادہ دستار اور سادہ جوتے کے متعلق توجہ دلاتے رہے۔ جلد ہی آذان ہوئی تو ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔

نمازوں سے فارغ ہو کر حضور ایک جامن کے درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اور کچھ دیر تک حاضرین کو اپنے شیریں اور پاکیزہ کلام سے مشرف فرمایا۔ دوران گفتگو حضور نے پینے کیلئے پانی طلب فرمایا۔ سب لوگ مسافر تھے کسی کے پاس گلاس نہ تھا۔ اس لئے ایک کچے لوٹے میں پانی لایا گیا۔ حضور کے بالکل ساتھ ہی خاکسار بیٹھا ہوا تھا اور میرے پیچھے چچا صاحب تھے انہوں نے مجھے کان میں کہا کہ جب حضور پانی پی چکیں تو حضور کے دست مبارک سے تبرک لے لوٹا پکڑ لینا۔ لیکن جب ادھر ادھر دیکھا تو بیسیوں ہاتھ لوٹے کی طرف بڑھے ہوئے تھے۔ الحمد للہ کہ خوش قسمتی سے سب سے پہلے لوٹا خاکسار کے ہاتھ آیا۔ لوگوں نے بمشکل ایک گھونٹ پانی پینے دیا۔ چچا صاحب نے بھی ایک گھونٹ پیا اور لوگوں نے چھین چھین کر ایک ایک گھونٹ پیا۔ بلکہ لوٹے کے اوپر لگے ہوئے پانی کے قطرے بھی چاٹے اور جو لوگ اس سے بھی محروم رہ گئے وہ افسوس کرتے رہ گئے۔

اس کے بعد حضور نے قادیان جانے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ چنانچہ نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلہ کی دلکش بہلی آئی جس کے بیل گویا ایک سانچہ میں ڈھلے تھے۔ اور بہت خوبصورت تھے۔ حضور کے ساتھ ۳، ۴ خاص صحابہ بھی بیٹھے۔ جن میں حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اوّل رضؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ بھی تھے۔ گاؤں کے راستے بہلی قادیان چل پڑی اور ہم بہت سارے لوگ بہلی کیساتھ دور تک چلے گئے۔ حضرت خلیفہ اوّل کا بھیرہ کے زمانہ سے میرے چچا فخر الدین صاحب کے ساتھ بڑا شفقت اور محبت کا تعلق تھا۔ انہوں نے فرمایا۔

فخر الدین تم بھی بہلی پر سوار ہو جاؤ

چنانچہ وہ لپک کر ایک چھوٹی سی لکڑی پر بیٹھ گئے شام کو بہلی قادیان پہنچی۔ ہم دوسرے کئی آدمی

Digitized by khilafat Library Rabwah

دوسرے روز بذریعہ ٹرین بٹالہ پہنچے۔ اور رات سرائے میں گزار کر صبح قادیان پہنچ گئے۔

حضرت اقدس نمازوں کے لئے مسجد مبارک تشریف لاتے تھے۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی امام الصلوٰۃ ہوتے اور حضور مولوی صاحب کے ساتھ دائیں جانب کھڑے ہوتے اور پیچھے باقی صفیں ہوتیں۔

حضرت مولوی صاحب کی آواز اسقدر سریلی تھی کہ میں نے آپ جیسا خوش الحان نہ دیکھا نہ سُنا۔ ہندو مسجد کے قریب سے گزرتے تو کھڑے ہو جاتے اور آواز سُنکر نہایت خوش ہوتے۔

مسجد مبارک قادیان لمبی تو تھی لیکن چوڑی کم تھی بمشکل ایک صف میں ۵، ۶ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ ساتھ ہی اندر جانے کا دروازہ کھلتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظہر کے فرضوں کے بعد باقی نماز اندر یعنی بیت الدعا میں جاکر مکمل فرماتے تھے۔ ایک دفعہ لوگ رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اندر جانے کا راستہ رُک گیا۔ حضور آگے ہو کر جنوبی دیوار کے ساتھ ساتھ تشریف لا رہے تھے۔ میں اسی جنوبی دیوار کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔ میری دائیں جانب ایک دو آدمیوں کی جگہ خالی تھی۔ میں حضور کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ رہا تھا مگر اتنی سمجھ نہ تھی کہ خالی جگہ دائیں جانب سرک جاؤں اور حضور کو جانے کا رستہ دیدوں۔ یہانتک کہ حضور بالکل میرے سامنے آگئے۔ اس وقت حضور نے اپنا عصا مبارک جنوبی دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ اور میں جو چھوٹی عمر اور ہلکے پھلکے جسم کا تھا حضور نے مجھے کمر سے اچھی طرح اُونچا اٹھا کر دائیں جانب خالی جگہ کھڑا کر دیا۔ اور اس طرح رستہ بنا کر تشریف لے گئے۔ مجھے حضور کے دست مبارک سے اٹھائے جانے کی اتنی خوشی ہوئی کہ میں ہر ایک کو بتاتا پھرتا کہ حضور نے مجھے اس طرح اُٹھایا ہے۔ میں آج بھی وہ منظر یاد کر کے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

دستی بیعت کا واقعہ

ایک دفعہ مسجد مبارک قادیان میں نماز عصر کے بعد حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی صاحب بیعت کرنا چاہتے ہوں تو آگے آجائیں۔ اگرچہ خاکسار پیدائشی احمدی تھا مگر چچا صاحب نے فرمایا کہ تم حضور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا شرف حاصل کر لو۔ حضور نے جب بیعت لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو خاکسار نے حضور کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کی سعادت حاصل کی جبکہ باقی لوگ خاکسار کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت بیعت کرنے والے کل ۵ آدمی تھے۔ باقی موجود لوگوں نے ہماری پیٹھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ جس سوز اور درد کے ساتھ حضور نے بیعت کے الفاظ کہلوائے اس کو لفظوں

Digitized by khilafat Library Rabwah

میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ بیعت لینے کے بعد حضور نے دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔

ہمیں نمازوں میں حضور کی زیارت نصیب ہوتی۔ حضور روزانہ سیر کے لئے عموماً نہر تک تشریف لے جایا کرتے تھے۔ خاکسار نے بھی کئی دفعہ حضور کے ساتھ جانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کا چہرہ مبارک ایک شعلۂ نور تھا۔ حسن و جمال اور گفتار و کردار کی کیفیت بیان کرنے سے خاکسار عاجز ہے۔ ہر بار نیا نور اور نئی تجلی ہوتی۔ اور زیارت کرنے سے تمام کوفتیں دُور ہو جاتی تھیں ؂

اے نونہالانِ جماعت

آؤ! آپ کو اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک زندگی بخش پیغام سنائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مَیں آج احمدی بچّوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہُوں کہ اَے خُدا اور اس کے رسُول کے بچّو! اٹھو اور آگے بڑھو!..... میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں۔ اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں..... اسی طرح اگر خُدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اُٹھا لیں"

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

اندھے لڑکے کی صدا

جناب مبارک احمد عابد ربوہ

میری قسمت میں ظلمت کو کیوں لکھ دیا
میرے خالق بتا تُو نے یہ کیا کیا

جب جہاں میں چمکتا ہے موئی قمر
جس گھڑی ہے درخشندہ ہوتی سحر

جس گھڑی کہ منور ہو شمس فلک
جس گھڑی کہ ستارے دکھائیں چمک

جس گھڑی رات ڈھلتی ہے ہوتا ہے دن
اے خُدا! دیکھتے ہیں وہ سب میرے بن

میرے مالک بتا دے یہ کیا بات ہے
کیا میری زندگی رات ہی رات ہے

میں اکیلا ہوں جانے کدھر جا رہا
اس گھڑی ہے میری آنکھ میرا عصا

ناگہاں مجھ کو ٹھوکر لگی ، گر گیا
سارا عالم نگاہوں میں ہے پھر گیا

ڈھونڈتا ہوں عصا مجھ کو جلدی ملے
نہ مگر وہ ملا ہاتھ دونوں چھلے

میرے مولا نہ ہوتا تو مجھ سے خفا
جو ہے تیری رضا وہ ہے میری رضا

تو نے آنکھوں کو ہے گرچہ اندھا کیا
یہ بھی میرے لئے تُو نے اچھا کیا

آنکھوں والے بُرائی میں مشغول ہیں
جو بُرے ہیں وہی آج مقبول ہیں

ان کی آنکھوں پہ شیطان نے قبضہ کیا
ان میں پاتا نہیں کوئی نُورِ خُدا

مَیں ہُوں اندھا مگر پھر بھی مسرور ہُوں
کیونکہ نُورِ خُدا سے میں معمور ہُوں

مَیں نہیں دیکھ سکتا ستارے اگر
نام اپنے کو تارا بناؤں گا میں

جس کو سُن کر سمندر دہل جائیں گے
ایسی نوبت جہاں میں بجاؤں گا میں

جس کی کرنوں سے دُنیا اُٹھے جگمگا
وہ تصوّر میں سورج بناؤں گا میں

جس کی آواز سے دل پگھل جائیں گے
گیت پُرسوز عابد وہ گاؤں گا میں

Digitized by khilafat Library Rabwah

ابنِ سابا طکی توبہ

مبارک احمد صدیقی - ربوہ

تیسری صدی ہجری میں عباسیوں کے دورِ حکومت کا ذکر ہے کہ بغداد میں ابن سابا ط نامی ایک چور نے لوگوں کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔ لوگوں کو اس سے اس قدر نفرت ہو گئی تھی کہ اُس کا نام سُن کر زمین پر تھوک دیتے تھے۔ یہ شخص اپنے پیشے میں ایسا ماہر تھا کہ بیسیوں چوریاں کرنے کے باوجود قانون کی گرفت میں نہیں آیا تھا۔ لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ آخر وہ ایک دن عین موقع پر چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا اور قانونِ وقت کے مطابق اُس کا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا گیا اور پھر اس کو ایک ناقابل اصلاح مجرم قرار دے کر عمر بھر کے لئے قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ اہل بغداد اب اُس کا ذکر "ہتھ کٹے شیطان" کے نام سے کیا کرتے تھے۔ دس برس کی طویل مدت کے بعد ایک دن ابن سابا ط کسی طرح قید خانے سے بھاگ نکلا اور باہر نکلتے ہی اپنے قدیم پیشے کو از سرِ نو شروع کرنے کا ارادہ کر لیا۔ ایک ہاتھ کے نقصان اور قید و بند کی طویل دکھ بھری زندگی نے اُس کی طبیعت کو ذرا اصلاح نہیں کی تھی۔ آزادی کی فضا میں سانس لیتے ہی چوری کی خواہش نے اُسے بیتاب کر دیا۔ اور رات کا اندھیرا پھیلتے ہی وہ اپنی مہم پر نکل کھڑا ہوا۔ ادھر اُدھر پھرتے آدھی رات گزر گئی لیکن اُس کو کسی مکان میں داخل ہونیکا موقع نہ مل سکا۔ آخر اُسے ایک وسیع حویلی نظر آئی جس کے چاروں طرف دُور دُور تک سناٹا تھا۔ اس حویلی کے وسط میں ایک بڑا پھاٹک تھا۔ ابن سابا ط پھاٹک کے پاس پہنچ کر رُک گیا۔ وہ سوچنے لگا کہ اندر جانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اسی سوچ و بچار میں اس کا ہاتھ اچانک پھاٹک پر جا پڑا۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ اُس نے آہستگی سے دروازہ پیچھے کی طرف دھکیلا اور دبے پاؤں اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع احاطہ تھا جس کے چاروں طرف کمرے بنے ہوئے تھے اور وسط میں ایک بڑا کمرہ تھا ابن سابا ط اس بڑے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اُسے یقین تھا کہ یہ کسی بڑے امیر یا سوداگر کا مکان ہے۔ جونہی اس نے دروازے کو ہاتھ لگایا وہ بھی پھاٹک کی طرح فوراً کھل گیا۔ کمرے میں داخل ہو کر اُس نے اِدھر

Digitized by khilafat Library Rabwah

اُدھر نظر دوڑائی تو چاند کی روشنی میں جو کمرے کی کھڑکیوں سے اندر پڑ رہی تھی۔ دیکھا کہ ایک طرف کھجور کے پتوں کی ایک پرانی چٹائی بچھی ہے اُس کے قریب چمڑے کا ایک تکیہ اور بھیڑ کے کھال کی چند ٹوپیاں پڑی ہیں اور ذرا پرے ایک گوشے میں پشمینہ کے موٹے کپڑے کے چند تھان بکھرے پڑے ہیں۔

ابن ساباط کی آنکھیں ایسے مکانوں میں قیمتی ساز و سامان دیکھنے کی عادی رہ چکی تھیں۔ یہ معمولی سامان دیکھ کر وہ جھلا اُٹھا اور مکان کے مالک کو بے تحاشا گالیاں دینے لگا کہ اس احمق نے اتنے بڑے مکان میں کتنا معمولی سامان اور گھٹیا کپڑا رکھا ہوا ہے۔ بہرحال مکان سے خالی ہاتھ جانا اُسے منظور نہ تھا۔ اس نے پشمینہ کے چند تھانوں کی ایک گٹھڑی بنائی اور اس کو باندھنے کی کوشش کرنے لگا لیکن ہزار جتن کے باوجود اپنے ایک ہاتھ سے موٹے کپڑے کو گرہ نہ لگا سکا اور ہانپتا ہوا بیٹھ گیا۔ عین اس وقت دروازہ کھلا اور ایک شخص ہاتھ میں چراغ لئے کمرے میں داخل ہوا۔ ابن ساباط سراسیمہ ہو گیا۔ نووارد کا قد دراز، کمر کچھ جھکی ہوئی اور جسم انتہائی نحیف تھا۔ جس پر گہرے رنگ کی ایک لمبی قبا تھی اور سر پہ بھیڑ کی کھال کی ایک کشادہ سیاہ ٹوپی تھی۔ اس قدر نحیف و نزار ہونے کے باوجود اس شخص کے چہرے پر عجیب طرح کا اطمینان اور نور تھا اور اس کی آنکھوں میں عجیب چمک تھی۔ اُس نے کمرے میں داخل ہو کر چراغ ایک طرف رکھ دیا اور انتہائی شیریں آواز میں ابن ساباط سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"میرے بھائی! خدا تم پر رحمت کرے۔ یہ کام کسی ساتھی اور روشنی کے بغیر انجام نہیں پا سکتا دیکھو یہ چراغ روشن ہے اور تمہاری مدد کے لئے میں حاضر ہوں۔ اب ہم دونوں یہ کام اطمینان سے کر لیں گے۔"

ابن ساباط حیرت سے اجنبی کے منہ کی طرف تک رہا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اتنے میں اجنبی نے پشمینہ کے تھانوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور انکی الگ الگ دو گٹھڑیاں باندھ لیں۔ پھر اچانک اُسے کچھ خیال آیا اور اُس نے ابن ساباط سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"میرے بھائی معاف کرنا مجھے خیال ہی نہ آیا کہ ایسا تھکا دینے والا کام کر کے تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔ میں ابھی تمہارے لئے گرم گرم دودھ لاتا ہوں۔ اسے پی کر تم تازہ دم ہو جاؤ گے۔"

یہ کہکر اجنبی کمرے سے باہر نکل گیا اور ابن ساباط حیرت کے سمندر میں غرق ہو گیا۔ اپنی چوری کی زندگی میں ایسا واقعہ اُسے کبھی پیش نہ آیا تھا۔ یکایک اُسے کوئی خیال آیا اور اس نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا۔ اوہ! میں بھی کیسا احمق ہوں اتنا

Digitized by khilafat Library Rabwah

بھی نہیں سمجھ سکا کہ یہ کوئی میرا ہی ہم پیشہ ہے اتفاق سے آج ہم دونوں اس مکان میں جمع ہو گئے ہیں۔ یہ گھر کا بھیدی معلوم ہوتا ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ آج یہ مکان رہنے والوں سے خالی ہے۔ اسی لئے وہ روشنی کا سامان لے کر آیا۔ جب اُس نے دیکھا کہ میں پہلے پہنچ چکا ہوں تو اس سامان میں سے آدھے کا حقدار بننے کے لئے میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گیا۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اجنبی ہاتھ میں دودھ کا پیالہ لئے پھر کمرے میں داخل ہوا اور یہ کہکر پیالہ ابن ساباط کے ہاتھ میں پکڑا دیا کہ یہ دودھ پی لو تمہاری بھوک اور تکان دُور ہو جائے گی۔

ابن ساباط کو فی الواقع کافی بھوک لگ رہی تھی۔ تاہم اُس نے دودھ پینے سے پہلے دو گھونٹ اجنبی کو پلا کر تسلی کر لی کہ اس نے دودھ میں کچھ ملا نہ دیا ہو۔ جب اجنبی پر کوئی بُرا اثر نہ ہوا تو اس نے آناً فاناً دودھ کا پیالہ خالی کر دیا اور پھر کڑک کر اجنبی سے کہا:۔

"دیکھو میں تم سے پہلے یہاں پہنچ گیا تھا اس لئے ہمارے پیشے کے اصول کے مطابق تمہارا اس مال پر کوئی حق نہیں۔ تاہم تم نے مال سمیٹنے میں جس مستعدی کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ نہ کچھ مال ضرور دے دوں گا۔ چلو اب گٹھڑیاں اٹھاؤ۔"

ابن ساباط کی باتیں سُن کر اجنبی مسکرا دیا اور پھر شفقت آمیز لہجے میں کہا:۔

میرے بھائی تم میرے حصے کا کچھ خیال نہ کرو۔ میں تم سے کچھ نہیں طلب کروں گا۔ تمہارا ایک ہاتھ ہے یہ چھوٹی گٹھڑی تم اُٹھا لو اور بڑی گٹھڑی میں اُٹھا لیتا ہوں۔ جہاں تم کہو وہاں پہنچا دوں گا۔"

ابن ساباط نے کہا۔ "بس ٹھیک ہے تمہیں مجھ سے بہتر سردار سارے ملک میں نہیں مل سکتا۔ میں یہ چھوٹی گٹھڑی اُٹھا لیتا ہوں اور تم بڑی گٹھڑی اُٹھا کر میرے آگے آگے چلو۔"

نحیف الجثہ اجنبی نے پورا زور لگا کر بڑی گٹھڑی کمر پہ لاد لی اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا ابن ساباط کے آگے چل پڑا۔ لیکن ابن ساباط بہت جلدی میں تھا۔ کیونکہ رات تیزی سے ختم ہو رہی تھی۔ وہ بار بار اجنبی کو ٹھوکے دیتا کہ جلدی چلو۔ اجنبی کئی بار ٹھوکر کھا کر گرا لیکن پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور ہانپتا کانپتا تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔ ایک جگہ چڑھائی تھی۔ اجنبی کو بھاری بوجھ کی وجہ سے سخت مشکل پیش آئی اور وہ بے اختیار گر پڑا۔ ابن ساباط نے اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دی اور پھر اس کی کمر پہ زور سے ایک لات رسید کی۔ اجنبی جوں توں کر کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور ابن ساباط سے معذرت کرنے لگا۔ ابن ساباط نے گٹھڑی پھر اس کی پیٹھ پہ رکھ دی اور دونوں چلتے چلتے دُور ایک پرانے کھنڈر میں پہنچے۔ یہی ابن ساباط

Digitized by khilafat Library Rabwah

کی پناہ گاہ تھی۔ وہ اپنی گٹھڑی باہر رکھکر کھنڈر کی دیوار پر سے اندر کود گیا اور اجنبی نے دونوں گٹھڑیاں باہر سے اندر پھینک دیں۔ اس وقت چاند کی روشنی میں ابن ساباط نے اطمینان سے اجنبی کے چہرے پر نظر ڈالی جو اُس کے سامنے کھڑا ہانپ رہا تھا۔ اُس نے محسوس کیا کہ اجنبی کے چہرے سے نور کی شعاعیں پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ یکایک اجنبی دلآویز تبسم کے ساتھ یوں گویا ہوا!

"میرے بھائی! یہ مال تمہیں مبارک ہو۔ اُس مکان کا مالک میں ہی ہوں اور یہ تجھے خوشی سے بخشتا ہوں۔ افسوس کہ میں تمہاری خاطر خواہ خدمت نہیں کر سکا بلکہ راستے میں اپنی کمزوری اور سُستی کی وجہ سے تمہارے لیئے پریشانی کا باعث بنا۔ خُدا کے لئے مجھے معاف کر دو۔ اچھا میں اب تم سے رخصت ہوتا ہوں۔ خُدا حافظ!"

اجنبی یہ کہکر تیزی سے شہر کی طرف روانہ ہو گیا لیکن اس کے الفاظ خنجر بن کر ابن ساباط کے سینے میں پیوست ہو گئے۔ سیاہ کاری کے اس پُتلے کے دل و دماغ کو اجنبی کے حیرت انگیز حسن سلوک نے جھنجھوڑ کر رکھدیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا دنیا میں ایسے انسان بھی ہوتے ہیں۔ میں نے اُسے کیا سمجھا اور اُس کے ساتھ کیا سلوک کیا اور اُس نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ یہ سوچتے سوچتے اس کا دماغ چکرا گیا ضمیر کی خلش نے اُسے بے چین کر دیا اور سپیدۂ سحر نمودار ہوتے ہی اجنبی کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اب اُس کے دل میں کسی طرح کا خوف نہیں تھا۔ بس یہی آرزو تھی کہ اس اجنبی کے قدموں پر سر رکھ دے۔ رات والا مکان ڈھونڈنے میں اُسے کوئی دقت نہ ہوئی۔ اس کے باہر کھڑے ہو کر ایک شخص سے پوچھا کہ یہ کس تاجر کا مکان ہے اس شخص نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور کہا۔ میاں تم مسافر معلوم ہوتے ہو۔ یہاں کسی تاجر کا کیا کام۔ یہ تو حضرت شیخ جُنید بغدادیؒ کی قیام گاہ ہے۔

ابن ساباط نے یہ نام سُن رکھا تھا۔ لیکن شیخ کا صورت آشنا نہ تھا۔ پھاٹک سے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ سامنے والے بڑے کمرے کا دروازہ کھلا ہے۔ اور چٹائی پر تکیئے سے سہارا لگائے وہی رات والا اجنبی بیٹھا ہے اور اس کے سامنے تیس چالیس آدمی مؤدبانہ انداز میں بیٹھے ہیں۔ ابن ساباط ٹھٹک کر وہیں کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں مسجد سے آذان کی آواز آئی۔ لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ جب وہ سب چلے گئے تو شیخ بھی اُٹھے جونہی انہوں نے دروازے کے باہر قدم رکھا۔ ابن ساباط روتا ہوا اُن کے قدموں پر گر گیا۔ پشیمانی کے آنسوؤں نے اس کے دل کی ساری سیاہی دھو ڈالی تھی۔

شیخ نے نہایت محبت اور شفقت سے

Digitized by khilafat Library Rabwah

اُس کو زمین سے اٹھایا۔ اور گلے لگالیا۔

ابن ساباط کے دل کی دنیا اب بدل چکی تھی۔ وہ دن رات شیخ جنید کی خدمت میں رہنے لگا۔ اور جلد ہی ان کے فیضِ صحبت سے ایسا مقام حاصل کرلیا کہ لوگ اُسے اب "سبق کے شیطان" کی بجائے شیخ احمد بن ساباط کہنے لگے۔ جس شخص کو دنیا کی ہولناک سزائیں نہ بدل سکی تھیں اُس کو ایک مردِ خُدا کے حُسنِ اخلاق اور قربانی نے چند ساعتوں کے اندر خاصانِ خُدا کی صف میں شامل کر دیا تھا۔

عہد

محنت صبح و شام کروں گا
روشن اپنا نام کروں گا

ہو گا کام اسکول کا پہلے
اُس کے بعد آرام کروں گا

کر کے خدمت ملک کی اپنے
قوم کا اُونچا نام کروں گا

ہرگز میں ناکام نہ ہوں گا
محنت سے ہر کام کروں گا

(ملک وقار حسین۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

نرَبل کے بَل رَام

از عبدالرحمٰن شاکر۔ ربوہ

عُنوان مشہور ہندی شاعر تلسی داس کے ایک شعر سے لیا گیا ہے جو حسبِ ذیل ہے :۔

رام بھجو تو سکھ پاؤ گے پورن ہونگے رام
تلسی داس کو ایک بھروسہ نِربل کے بَل رام

(یعنی اگر ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے تو ہمارے تمام کام درست ہو جائیں گے۔
تلسی داس کو یہی ایک بھروسہ ہے۔ کہ کمزور کا اللہ حامی ہے۔ نربل۔ جس کے اندر بَل یعنی طاقت نہ ہو)

یُوں تو یہ دنیا دارالحوادث ہے روزانہ سینکڑوں حادثات کی خبر آتی ہے سینکڑوں خونِ ناحق ہوتے ہیں اور بعض جگہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت کے عجیب عجیب رنگ دکھاتا ہے۔ اُن میں سے ایک سَو فی صدی سچا واقعہ عرض ہے :۔

ضلع امرت سر کے ایک گاؤں میں آج سے ۷۵ سال قبل ایک نوجوان بچہ میراں بخش نام تھا۔ وہ گھر سے کسی وجہ سے نکل بھاگا اور پھرتے پھراتے انبالہ شہر چلا گیا۔ وہاں وہ اپنی محنت مزدوری کرتا اور گزارہ کرتا رہا۔

چند سالوں میں اتنا پیس انداز کر لیا کہ چمڑے کی دکان کھول لی۔

محترم بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالوی (جو ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں ہیڈ کلرک ہوتے تھے) کی تبلیغ سے میراں بخش صاحب کو حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر ملی اور آپ نے ۱۹۰۴ء میں حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت اقدسؑ کی دعاؤں کے طفیل ۱۹۱۲ء میں ان کے پاس اتنی دولت تھی کہ ان پر حج بیت اللہ فرض ہو گیا اور آپ حاجی میراں بخش لیدر مرچنٹ مشہور ہو گئے

آپ کی دکان کے متصل کافی وسیع مکان اور دکانیں تھیں اور اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ تھا انبالہ شہر میں محلہ پکا باغ میں بابو عبدالرحمٰن صاحب کی کچھ سفید زمین پڑی تھی اس پر حاجی صاحب نے احمدیہ مسجد بنوائی۔ بجلی لگوائی پنکھے لگوائے

چودہ اور پندرہ اگست ۱۹۴۷ء کی درمیانی شب کو حاجی صاحب کے دشمنوں نے سازش کر کے ان کے مکان پر حملہ کر دیا اور آپ کو قتل کر دیا۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

آپ کی اہلیہ مریم بیگم اپنے اکلوتے لڑکے بشارت احمد کو لے کر لیٹی ہوئی تھی اس کے پیچھے بھی بھاگے۔ وہ بے چاری اپنی گود کی لڑکی کو لے کر سیڑھیوں پر چڑھنے لگی مگر ظالموں نے اُسے بھی وہیں ڈھیر کر دیا۔ ننھی سی لڑکی جو گود سے گری تو زخمی ہو گئی اور دوسرے دن فوت ہو گئی۔

والدین کے قریب لیٹے ہوئے بشارت احمد کو کسی نے کچھ نہ کہا اور یہی قاتلوں کی سکیم تھی کہ بچے کو زندہ رکھا جائے تاکہ گارڈین بن کر تمام جائیداد اور نقدی وغیرہ قبضہ میں لے لیں۔ حتّٰی کہ بشارت احمد کے غیر احمدی نانا نے بڑی کوشش کی کہ بچہ اس کی کفالت میں دیا جائے۔

اب حاجی صاحب مرحوم کے تعلق دار احمدیوں کے سوا کون تھا؟ بابو عبدالرحمٰن صاحب اور بابو محمد بخش صاحب احمدی اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ (حال ساہی وال منٹگمری) نے نچلی عدالتوں میں بڑی محنت اور جانفشانی سے مقدمہ لڑا۔ آخر کار مقدمہ ہائیکورٹ میں جسٹس محمد منیر صاحب کے سامنے پیش ہوا حضرت خلیفہ ثانیؓ کے حکم سے شیخ بشیر احمد صاحب نے بحث کی اور جج صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ چونکہ نابالغ بچہ بشارت احمد جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ لہٰذا اس کی گارڈین جماعت احمدیہ قادیان ہو گی۔

مجلس مشاورت ۱۹۲۱ء کے موقعہ پر جماعت احمدیہ انبالہ نے بشارت احمد کو قادیان میں بھجوا دیا اور حضرت صاحب کے حکم سے اسے بورڈنگ میں داخل کرا دیا گیا۔ اس کے متعلق حضور کی ایک ہدایت تھی کہ یہ کسی صورت میں بھی اکیلا نہ رہے کوئی نہ کوئی نگران موجود ہو۔

بشارت احمد کے والدین کے قاتلوں نے یہاں بھی اُس کا پیچھا کیا۔ ایک دن نماز ظہر ہو رہی تھی کہ کسی اجنبی شخص نے نماز کی حالت میں اُسے پکڑنا چاہا۔ مگر بچے نے شور مچا دیا اور وہ شخص بھاگ گیا (بعد میں وہ پکڑا گیا۔ وہ بشارت احمد کا ماموں تھا)۔

بابو محمد بخش صاحب نہایت دیانتداری سے بچے کی جائیداد کی نگرانی کی۔

۱۹۴۶-۴۷ء میں خاکسار قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کلرک تھا۔ ایک دن عصر کے بعد بورڈنگ کے قریب ہی ایک میچ ہو رہا تھا۔ جمّ غفیر موجود تھا۔ میرے قریب ہی کسی لڑکے نے بشارت احمد کو بیدردی سے مارا۔ میں نے فوراً اُسے چھڑا دیا اور اُسے پیار کیا کہ وہ چپ ہو جائے۔ کسی لڑکے نے مجھے آہستہ بتا دیا کہ یہ لڑکا یتیم ہے اس کے ماں باپ قتل ہو گئے ہیں اور اس کو خواہ مخواہ مارا گیا ہے۔ مجھے فوراً سعدی شیرازی کا شعر یاد آ گیا ؎

اَلَا تَا نہ گریَد کہ عرشِ عظیم
بلرزد ہمی چُوں بگریَد یتیم

Digitized by khilafat Library Rabwah

خبردار یتیم نہ روئے کیونکہ اس کے رونے سے عرشِ عظیم بھی لرزنے لگتا ہے۔

مجھے بشارت پر بڑا ہی ترس آیا۔ اُسے بہت پیار کیا۔ جوں جوں میں اس کو پچکارتا وہ رونے میں اور تیز ہوتا جائے۔ کیونکہ اُسے اپنا ایک ہمدرد مل گیا تھا حتیٰ کہ میں خود بھی رونے لگ گیا۔ تب میں اُسے لے کر اپنے گھر آیا جو بورڈنگ کے بالکل قریب ہی تھا اور اپنی بیوی سے اس کا تعارف کرایا اور کہا کہ آئندہ اپنے بچوں کے ساتھ رکھا کرے۔ اُدھر محترم صوفی غلام محمد صاحب (جو اُن دنوں بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ تھے) سے اجازت لے لی کہ بشارت ہمارے گھر آیا جایا کرے گا۔ انہوں نے بڑی خوشی سے اجازت دیدی۔ بشارت خوش کہ کوئی پُرسانِ حال ہوا۔ اور ہم خوش کہ ایک یتیم کی خدمت کا موقعہ ملا۔

تقسیمِ ملک کے وقت ہم جب بورڈنگ میں قید تھے تو ایک دن بشارت میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ "اب میرا کیا بنے گا" میں نے اُسے تسلی دی کہ تم میری بیوی کے پاس رہو جو حشر ہمارے بچوں کا ہوگا وہی تمہارا۔ عورتیں بچے تو قافلے میں لاہور بھجوا دیئے گئے۔ اُس کے بعد مجھے سکول کے ضروری رجسٹر دیکر بھجوا دیا گیا۔ بشارت اور بورڈنگ کے لاوارث بچے بھی لاہور بھجوا دیئے گئے۔ وہاں سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر نے ایسے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھا۔

آخر کار ہائی سکول کا عملہ ۲۰ کس اور ۶ یتیم لاوارث بچے (جن میں سے ایک کا والد ایسٹ افریقہ میں تھا) ۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو چنیوٹ آگئے۔

۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو حضرت اقدس نے ربوہ شہر کا سنگ بنیاد رکھا۔ چنیوٹ سے سب احمدی دوست آگئے۔ صرف بشارت احمد وہاں رہ گیا۔ اُس کے پاس پیسے نہیں تھے کہ وہ اپنے خرچ پر چلا جاتا۔ بعد میں مجھے بھی سخت افسوس ہوا کہ وہ میرے بچوں کے ساتھ کیوں نہ گیا۔ مگر اس میں کچھ خدائی حکمت تھی۔ وہ جو کہتے ہیں کہ ؎

جس کا کوئی بھی نہیں اُسکا خدا ہوتا ہے

بورڈنگ میں بشارت اکیلا غمگین بیٹھا تھا۔ ایسا تاریخی موقعہ اور وہ محروم رہا جاتا تھا۔

اتنے میں افریقہ سے دو احمدی دوست وہاں آگئے اور پوچھا کہ کیا یہی بورڈنگ احمدیہ ہے۔ بشارت نے جواب دیا کہ یہی ہے۔ پوچھا کہ لڑکے وغیرہ کدھر ہیں تو اس نے بتایا کہ سب لوگ ربوہ گئے ہیں جو یہاں سے ۶ میل پر دریائے چناب کے اُس پار شہر بننے لگا ہے۔ انہوں نے اپنے لڑکے کا نام لے کر پوچھا کہ کیا وہ بھی گیا ہے۔ بشارت نے کہا کہ جی ہاں وہ بھی وہاں گیا ہے۔ اُنہوں نے پوچھا کہ تم کیوں نہیں گئے تو یہ رونے کے قریب ہو گیا اور صرف یہی کہا۔ کہ یونہی نہیں گیا۔

وہ افریقی دوست کہنے لگے تم میرے ہمراہ

Digitized by khilafat Library Rabwah

چلو ہم دونوں ابھی چلتے ہیں۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اس بے آسرا بچے کے لئے غیب سے سامان سفر پیدا کر دیا۔ یہاں پہنچ کر بشارت نے اُن صاحب کے بچے کو تلاش کر کے ملوا دیا۔ اور وہ بڑے ممنون ہوئے۔ لمبی دُعا کے بعد حضرت صاحب نے حکم دیا کہ تمام حاضرین کے نام لکھ لئے جائیں تا یادگار رہے۔ بشارت احمد کا نام ۶۷ پر درج ہے۔ (ملاحظہ ہو تاریخ احمدیت جلد ۱۲ آخری فہرست)۔

واپسی پر میں نے بشارت کو دیکھ لیا اور اُسے اپنے ہمراہ لے آیا۔

۱۹۵۲ء میں بشارت نے میٹرک کا امتحان پاس کر لیا۔ مرحوم چوہدری عطاء اللہ رانجھا صاحب نے اُسے بسوں کا حساب رکھنا سمجھا دیا اور آجکل وہ فیصل آباد میں یہی کام بطور خود کر رہا ہے۔

بابو محمد بخش صاحب نے اُس کی شادی بھی حکیم محمد شریف صاحب آف مدینہ ضلع گجرات کی لڑکی امتیاز بیگم سے کرا دی۔ وہ بھاگوان ایسی آئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھر میں سوئی سے لیکر ٹی۔ وی تک موجود ہے۔ اپنا مکان دارالرحمت وسطی میں ہے۔ خدا نے تین لڑکے اور دو لڑکیاں عنایت فرمائی ہیں۔

حضرات یہ ہوتا ہے جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے؟ بشارت احمد بہت معقول شریف آدمی ہے نماز روزہ تو خیر فرض ہے چندے باقاعدہ دیتا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعے کا شوق ہے ہر کسی کا ادب کرتا ہے۔ کسی کا دینا نہیں کسی سے لینا ہی ہوگا اللہ تعالیٰ انجام بخیر کرے۔ آمین۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۹ ستمبر کو ہوگا

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز عید الفطر کے بعد ۹ تبوک ۱۳۵۷ ہش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

ایسے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں تا انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری کارروائی مکمل کر لی جائے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم معیار میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

موسم بہار کی ایک شام

عبدالرحیم راٹھور۔

آج کیوں دل ہو رہا ہے پُر غبار
آنکھ کیوں یوں ہو رہی ہے اشکبار

ذہن پر کس بات کا یہ بوجھ ہے
آ رہی ہے یاد کس کی بار بار

ایک دن کا ماجرا ہے مختصر
سیر کو نکلا جو میں درویشوار

ہر طرف شمشاد تھے اور سرو تھے
یا صنوبر تھے قطار اندر قطار

پھول مرجھائے ہوئے تھے باغ میں
ابر رحمت کا تھا ان کو انتظار

عندلیبیں غمزدہ خاموش تھیں
طوطیوں کے پر ہوئے تھے بے نکھار

تھی فضا خاموش، ساکن تھی ہوا
یوں پرندے ہو رہے تھے بے قرار

دیکھ کر ویرانۂ بستاں سرا
چل گئی دل پر مرے غم کی کٹار

فکر کی کشتی تھی غم کا تھا بھنور
یاس کا تھا اک سمندر بے کنار

گو زباں خاموش، دل پُر درد تھا
اشک جاری تھے مثال رُود بار

رو پڑے اس کیفیت سے اہلِ دل
کیوں نہ روتا سنگ دل ابر بہار

یوں اچانک ہو گیا فضلِ خدا
ابر کے ہاتھی رُڑے دیوانہ وار

آ گئی ٹھنڈی ہوا فردوس سے
بارش رحمت ہوئی مستانہ وار

ہنس پڑے گل تازہ ہو کر اس طرح
جس طرح ہنستا ہے کوئی گلعذار

عندلیبیں چہچہائیں شوق سے
نغمہ زن قمری ہوئی بلبل ہزار

دل مرا معمور خوشیوں سے ہوا
جیسے مجنوں پائے لیلا کا کنار

Digitized by khilafat Library Rabwah

استنبول (قسطنطنیہ) کی سیر

نصیر احمد نجم - (مغربی جرمنی)

یوں تو ہر شہر اپنے اندر کوئی نہ کوئی خصوصیت رکھتا ہے۔ لیکن ترکی کا مشہور شہر استنبول جس کا پرانا نام قسطنطنیہ ہے بہت سی خصوصیت کا حامل ہے۔

استنبول یورپ اور ایشیا دو حصوں میں منقسم ہے۔ ترکی میں ایشیائی حصے کو اناطولو کہتے ہیں۔ یہ شہر بہت تاریخی ہے۔ یہاں پر پہلے عیسائیوں کی حکومت تھی۔ عیسائیوں کا یہ بہت بڑا مرکز تھا اس وقت عیسائی بادشاہوں کی بہت طاقت تھی ہر کوئی ان سے ڈرتا تھا۔

اس شہر کے متعلق ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ قسطنطنیہ ضرور فتح ہوگا۔ اور وہ شخص بہت ہی خوش قسمت ہوگا جو اسے فتح کریگا۔ اس وجہ سے ہر پکے مسلمان کے دل میں یہ شوق تھا کہ وہ اپنے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہو۔ اس لئے مسلمان بادشاہوں نے بہت مرتبہ استنبول پر حملے کئے لیکن ہمیشہ ناکام رہے۔ اس وقت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بہت بوڑھے ہو چکے تھے لیکن ان کے دل میں بھی شوق تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو یہ پیشگوئی پوری کرنے کی توفیق دے۔ تو ایک مرتبہ ایک مسلمان لشکر کے ساتھ آپ بھی تشریف لے گئے۔ اس مرتبہ بھی مسلمانوں کو شکست ہوئی اور آپ حضرت ابو ایوب انصاری وہیں وفات پا گئے۔ آپ کو وہیں پر دفن کیا گیا۔ وہاں سے جاتے وقت مسلمان لشکر نے عیسائیوں کو کہا کہ یہ ہمارے بزرگ ہیں اگر ان کی قبر کی بے حرمتی کی گئی تو ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ عیسائی اس ڈر سے باز رہے۔

ادھر مسلمان بادشاہوں کے دل میں یہ شوق ہمیشہ موجزن رہا کہ ہم پیشگوئی کے مصداق ہوں۔ آخر بہت مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سلطان محمد فاتح کو یہ توفیق دی اور وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا مصداق بنا۔ پھر آہستہ آہستہ مسلمان بادشاہوں کی سلطنت مضبوط ہوتی گئی۔ چونکہ استنبول عیسائیوں کا مرکز تھا وہاں پر بہت گرجے تھے۔ ان کا سب سے بڑا گرجا ایا صوفیا تھا۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

اُسے فتح کے بعد مسلمان بادشاہوں نے مسجد میں تبدیل کر دیا۔ پھر مختلف بادشاہوں نے اپنے اپنے عہد حکومت میں ایا صوفیا گرجا کے مینار بنوائے یہی وجہ ہے کہ اس کے چاروں مینار مختلف ہیں۔ ترک بادشاہوں نے بہت سی مساجد بنوائیں۔ تمام مساجد انتہائی خوبصورت اور کشادہ ہیں۔ تمام مساجد میں صفائی ہوتی ہے۔ محلے کی چھوٹی چھوٹی مساجد میں بھی قالین بچھے ہوئے ہیں۔ جب ترک بادشاہوں کی حکومت تھی اس وقت اسلام کے شیدائی بھی تھے۔ لیکن اب مساجد میں برائے نام نمازی ہوتے ہیں اور غالباً استنبول ہی وہ شہر ہے جہاں تاریخی مساجد سب سے زیادہ ہیں۔

یہاں کی سب سے بڑی مسجد سلطان احمد ہے جسے نیلی مسجد بھی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور مشہور مساجد شہزادہ جامع مسجد سلیمانیہ۔ فاتح مسجد وغیرہ وغیرہ۔ فاتح مسجد کے ایک حصے میں ہی سلطان محمد فاتح کا مزار ہے۔ جس سڑک پر یہ مسجد واقع ہے اس کا نام شاہراہ فاتح ہے۔ ایا صوفیا گرجا جسے مسجد بنایا گیا تھا اب اسے میوزیم بنا دیا گیا ہے۔

استنبول میں ایک تاریخی جگہ توپ کاپے محل ہے جسے اب میوزیم بنا دیا گیا ہے۔ اس میوزیم میں ہر وہ چیز موجود ہے جو ترک بادشاہوں کے پاس تھیں۔ یہ میوزیم بہت بڑا ہے اس کو دیکھنے کے لئے کم از کم ایک دن چاہیئے۔ چونکہ ترک بادشاہوں کی حکومت دُور دُور تک پھیلی ہوئی تھی۔ عرب ممالک پر بھی ان کی حکومت تھی۔ دنیا ان سے ڈرتی تھی۔ اس میوزیم میں ترک بادشاہوں کو مختلف ممالک کی طرف سے ملے ہوئے تحائف موجود ہیں۔ ترک بادشاہ عرب سے بہت سی بابرکت اشیاء بھی اپنے ساتھ لائے اور وہ اس میوزیم میں موجود ہیں۔

یہ میوزیم جو پہلے کسی بادشاہ کا محل تھا بہت بڑا اور عظیم الشان ہے اس میں بہت زیادہ ہیرے جواہرات ہیں سونے کے بہت زیادہ برتن ہیں جن میں بادشاہ کھانا وغیرہ کھایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ سونے کی اور بہت اشیاء ہیں جو ترک بادشاہوں کو تحفے میں ملی ہوئی تھیں۔ اس زمانے کے چینی کے برتن نہایت خوبصورت موجود ہیں۔ ایک طرف بادشاہ کا دربار بھی بنا ہوا ہے۔ وہاں مجھے مغل بادشاہوں کے دیئے ہوئے تحائف بھی نظر آئے۔

اب آیئے آپ بھی میوزیم کے بابرکت حصے کی سیر کریں۔ جونہی میں اس میں داخل ہوا مجھے کہا گیا کہ پہلے تو تم نے دنیاداری کی اشیاء دیکھیں اب بابرکت اشیاء دیکھنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ سب سے پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک۔ موئے مبارک۔ لباس مبارک اور وہ خط جو آپ نے چمڑے پر حبشہ کے بادشاہ کو

Digitized by khilafat Library Rabwah

لکھا تھا۔ آپ کا تیر کمان مبارک اس کے ساتھ سونے کا خول جو کہ بعد میں ترک بادشاہوں نے بنوایا تھا۔ اسی طرح خلفاء راشدین کی مبارک تلواریں۔ صحابہ کرام کی مبارک تلواریں دیکھیں ان تمام مبارک اشیاء کو دیکھتے ہوئے ایمان تازہ ہوگیا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے کے ہاتھ سے لکھے ہوئے قرآن کریم۔ بہت ہی پیاری لکھائی کے قرآن مجید ہیں۔ وہ قرآن مجید دیکھنے میں آیا جس کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوت فرما رہے تھے اور آپ کو شہید کیا گیا تھا۔

خانہ کعبہ کے اس زمانے کے تالے۔ ان کا ڈیزائن بالکل عجیب قسم کا ہے۔ خانہ کعبہ کے پرنالے۔ خانہ کعبہ کا اس وقت کا دروازہ۔ حجرۂ اسود کا سونے کا غلاف۔ غرضیکہ نایاب اسلامی نوادرات اس میں موجود ہیں۔ استنبول کی مشہور جگہ تقسیم چوک ہے۔ یہ علاقہ مال روڈ لاہور جیسا ہے۔ یہ بہت معروف علاقہ ہے۔ یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے۔ سمندر کے کنارے کنارے کوٹھیاں ہیں جو زیادہ تر عیسائیوں اور یہودیوں کی ہیں۔ سمندر کے کنارے پہ یہ عمارتیں بہت پیاری لگتی ہیں۔ استنبول میں آپ کسی طرف بھی نکل جائیں آگے آپ کو سمندر ملے گا۔ استنبول میں قدرتی خوبصورتی بہت ہے۔

ایئر پورٹ اور گلاتا یہ دو جگہ استنبول کے یورپی حصے میں ہیں۔ ایشائی حصے میں قادمی کھوئے (یعنی قامی کا گاؤں) حیدر پاشا وغیرہ۔ استنبول کی ایک اور خوبصورت چیز بحیرۂ باسفورس کا پل ہے جو استنبول کے ایشیائی اور یورپی حصے کو ملاتا ہے۔ یہ پل بغیر ستون کے ہے اور اس کے نیچے سے بڑے سے بڑا بحری جہاز گزر جاتا ہے۔ دونوں حصوں کو ملانے کا دوسرا طریقہ بحری جہاز ہیں۔ ہر پانچ منٹ بعد بحری جہاز آتے جاتے ہیں۔

استنبول کے قریب سمندر میں چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا جزیرہ بیوک ادا ہے۔ جس کے معنی ہیں بڑا جزیرہ۔ ان جزیروں میں یہ سب سے بڑا جزیرہ ہے انتہائی خوبصورت جگہ ہے پہاڑی پر واقع ہے۔ یہاں پر صفائی بہت زیادہ ہوتی ہے اس جزیرے میں صرف سائیکل یا بگھی چلانے کی اجازت ہے بہت ہی پُرسکون جگہ ہے۔

بحیرہ باسفورس کی سیر کا بہت مزہ آتا ہے۔ ایئر پورٹ سے جہاز میں بیٹھیں تو بحیرۂ باسفورس تک تین چار گھنٹے لیتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے سٹاپ پر رُکتا جاتا ہے۔ جہاز کبھی یورپی اور کبھی ایشیائی حصے میں جاتا ہے۔ جہاز میں بیٹھے ہوئے بہت پیارا نظارہ ہوتا ہے۔ پاس سے چھوٹی چھوٹی لانچیں گزرتی ہیں۔ بہت دور چھوٹے

Digitized by khilafat Library Rabwah

چھوٹے جہاز نظر آتے ہیں جس طرف دیکھیں کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی جاتی ہیں۔ لیکن اس سیر کا مزہ گرمیوں میں ہوتا ہے۔ سورج نکلا ہو ٹھنڈی ہوا ہو۔ اور جہاز کے کھلے حصے میں بیٹھیں۔ پھر اس سیر سے لطف اندوز ہوں۔

آئیے اب ترک لوگوں سے ملیں۔ یہ لوگ عام طور پر پاکستانیوں کو پسند کرتے ہیں۔ ملنسار ہیں لیکن ان لوگوں میں ایک کمی ہے جس کا بہت افسوس ہے یہ لوگ اسلام سے بہت دور جا رہے ہیں۔ استنبول میں صفائی کا بہت ناقص انتظام ہے۔ بارش ہو جائے پھر تو بہت بُرا حال ہوتا ہے۔ ان لوگوں کی گھریلو زندگی بھی دیکھی۔ جو مجھے بہت پسند آئی۔ ترکوں کے گھر جائیے۔ آپ گھر کی گیلری میں اپنے جوتے اتار دیں گے۔ پھر گھر والے آپ کو چپل دیں گے جس سے نہ تو فرش خراب ہوتے ہیں اور نہ ہی قالین خراب ہوتے ہیں۔ جب آپ ان کے گھر سے رخصت ہونے والے ہوں گے یہ آپ کو ہاتھوں پر ملنے کے لئے کلونیا دیں گے تاکہ ہاتھوں سے خوشبو آئے۔ مطلب یہ ہے کہ یہ گھروں میں صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ ایک اور بات یہ کہ جب چھوٹا اپنے سے بڑے سے ملے گا تو ہاتھ ملاتے وقت پہلے ہاتھ چومے گا پھر بڑے کا ہاتھ اپنے ماتھے سے لگائے گا۔ اس طرح بڑے کا ادب احترام کیا جاتا ہے۔ بہت کم ترک اب دیندار ہیں۔ کم از کم چھوٹے بچوں کو تو تقریباً اسلام کے متعلق کچھ بھی علم نہیں۔ لیکن ایک بات ہے ایک روز مسجد میں میں نے ایک چھوٹا سا بچہ دیکھا جس نے میرے سامنے وضو کیا۔ اس حالت میں وہ بچہ مجھے بہت پسند آیا میں نے نماز ادا کرنے کے بعد اس بچے کو دیکھنے لگ گیا کہ کیسے نماز ادا کرتا ہے۔ یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ اس نے بالکل صحیح طریقے سے نماز ادا کی۔

استنبول میں ایک گالاتا ٹاور ہے جس پر چڑھ کر استنبول کا یورپی حصہ نظر آتا ہے۔ اسی طرح ایک مشہور جگہ دولما باچہ محل ہے یہ بھی سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔ استنبول یونیورسٹی کی عمارت بھی بہت خوبصورت ہے۔ اس کے مین گیٹ پر قرآن کریم کی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ وہ بھی پہلے زمانے میں محل تھا۔ یونیورسٹی کے اندر بڑا مینار ہے جو موسمی حالات کی اطلاع دیتا رہتا ہے۔

استنبول میں مشہور و معروف علاقے تقسیم چوک۔ سرکے جی۔ امین اونو۔ اکسرائے وغیرہ ہیں۔ ان علاقوں میں خوب روشنی رہتی ہے۔ سرکے جی کے علاقے میں ایک چڑیا گھر ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری کا مزار شہر کے جس علاقے میں ہے اسے ایوب بے کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے ایوب صاحب کا گاؤں۔ میونسپل کمیٹی کی عمارت جدید ڈیزائن کی اور بہت بڑی ہے۔ یہ اکسرائے کے علاقے میں واقع ہے۔ جنرل پوسٹ آفس سرکے جی میں ہے۔ کہیئے کیسی

(باقی آئندہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

صفائی ایمان کا حصّہ ہے

حفظانِ صحت کے اصُول

عبدالحئی عابد۔ ربوہ

پیارے بھائیو! صحت عزیز ترین متاعِ زندگی ہے اور صحت کو قائم رکھنا ہمارا اپنا فرض ہے۔ تندرست انسان کو ہر چیز میں لُطف آتا ہے۔ ہر کام میں خوب جی لگتا ہے۔ دل لگا کر پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ تندرست آدمی ہر کام خوبی سے سرانجام دیتا ہے اور اپنی ہر سرگرمی میں کامیاب ہوتا ہے۔

عزیز بھائیو! صحت کی حفاظت ہماری اپنی ذمہ واری ہے۔ معالجین اور ڈاکٹر تو صرف ہماری رہنمائی ہی کر سکتے ہیں۔

اسلام جہاں روحانی پاکیزگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ وہاں جسمانی صحت قائم رکھنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے:۔

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ
مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ۔

"ایک تندرست اور مضبوط جسم والا مومن کمزور اور نحیف مومن سے بہتر ہے"

اصولی ہدایات کے ساتھ صحت برقرار رکھنے کے لئے اسلام نے ہماری کامل رہنمائی کی ہے کہ

"ایک دفعہ ایک بادشاہ نے اپنا ایک بہت ہی ماہر حکیم رسُول اللہ اور صحابہ کرام کی خدمت کے لئے بھجوایا۔ کافی دن تک حکیم مدینۃ الرسول میں مقیم رہا۔ لیکن ایک بھی مریض اُس کے پاس نہ آیا۔ آخر کار تنگ آکر حکیم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ کی اور آپ کے اصحاب کی خدمت کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک مجھے کسی نے (آپ میں سے) خدمت کا موقع نہیں دیا۔ رسُول کریمؐ نے فرمایا! ہمارے لوگ بہت کم بیمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہماری ہدایات کے مطابق حفظانِ صحت کے اصولوں کا خیال رکھتے ہیں۔ جب کھانا کھاتے ہیں تو اچھی طرح چباتے ہیں اور ابھی کچھ بھوک باقی ہوتی ہے کہ کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ سُنکر حکیم نے رسُول اللہؐ سے اجازت لی اور واپس چلا گیا۔

عزیز بھائیو! جن ہدایات پر عمل کر کے صحابہ کرام تندرست اور توانا رہ سکتے ہیں ہم اگر اُن پر

Digitized by khilafat Library Rabwah

عمل کریں تو یقیناً ہمیں بھی وہ نعمت حاصل ہو سکتی ہے۔ آئیے دیکھیں کہ وہ کیا اصول ہیں جن پہ عمل کرنے سے انسان اپنی صحت برقرار رکھ سکتا ہے۔

زندگی اور صحت کو قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے نہایت ہی اہم چیز غذا ہے۔ بعض اوقات ہم سوچتے ہیں کہ ہمیں کسی وقت کے کھانے سے کوئی تکلیف یا شکایت نہ ہو۔ اس کے لئے مقررہ وقت پر کھانا اور کھانے کو پورے طور پر چبانا بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی عادات اس طرح بنائیں کہ ہم وقتِ مقررہ پہ کھانا کھایا کریں اور اُسے خوب اچھی طرح سے چبایا کریں تاکہ کھائی ہوئی چیز جلد ہضم ہو جائے۔

پورے طور پر چبائے بغیر گھبراہٹ یا جلدی میں ایک وقت کا کھانا پچھلے کئی دفعہ کے صحیح طریق پر کھائے ہوئے کھانوں کے فوائد کو ختم کر دیتا ہے۔

صحت کے لئے نیند بھی بہت ضروری ہے پابندی وقت سے سونا اس سلسلہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ دوسروں کے مقابلہ میں ذرا دیر سے سویا کریں۔ لیکن رات کو سونے کا وقت بھی آپ مقرر کر لیں۔ اُس کے پابند رہیئے۔ مکمل طور پہ نیند کے لئے ضروری ہے کہ نیند میں کسی قسم کا خلل نہیں آنا چاہیئے۔

ورزش کرنے کی عادت بھی صحت مند عادتوں میں سے ایک ہے۔ ہمیں کسی اچھی ورزش کا انتخاب کر لینا چاہیئے۔ جس سے ہم روزانہ لطف کے ساتھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اور تازگی اور توانائی کے احساس کو صحت کے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ کھلے میدان میں تازہ ہوا میں کھڑے ہو کر گہرے گہرے سانس لینا بھی صحت کے لئے نہایت مفید ہے۔

غسل باقاعدگی سے کرنے کی عادت آپ کو خوشحالی کا احساس بخشتی ہے۔ غسل صفائی اور پاکیزگی کے علاوہ دورانِ خون کو تیز کرنے اور فرحت و تازگی بخشنے کیلئے نہایت مفید ہے۔

دانتوں کی صفائی جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"اگر قوم پہ گراں نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے قبل مسواک کرنے کا حکم دیتا۔"

ہمیں چاہیئے کہ جتنی دفعہ ہو سکے ہم دانتوں کو صاف کرنے کی کوشش کریں۔ کم از کم دن میں ایک بار ضرور دانت صاف کریں۔ اگر کھانے کے بعد کُلّی نہ کریں تو کھانے کے ذرات دانتوں میں رہ جاتے ہیں۔ اور وہ اندر ہی اندر گل سڑ جاتے ہیں جس سے پائیوریا جیسی مہلک بیماری لگنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے مسوڑھوں سے پیپ نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ گل جاتے ہیں۔ عدم صفائی کی صورت میں منہ میں بدبو بھی پیدا

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں نہ انسان کسی مجلس میں بیٹھنے کے قابل رہتا ہے اور نہ ہی اُس کے پاس اللہ تعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں۔

پس پیارے بھائیو! ہمیں چاہیئے کہ ہم حفظانِ صحت کے اصولوں پر پوری طرح کاربند رہیں۔ ہم سب احمدی بچے ہیں۔ مستقبل میں جب ہم بڑے ہوں گے تو ہمارے کندھوں پر بہت بڑی بڑی ذمہ داریاں ڈالی جائیں گی۔ ہم نے دُنیا کو بحرِ ظلمات سے نکال کر خُدا تعالیٰ کے نُور سے منور کرنا ہے۔ لیکن اگر ہماری صحتیں اچھی نہ ہوئیں اور ہم نے اپنی جسمانی نشوونما کا خیال نہ رکھا تو وقت آنے پر ہم اپنا سا مُنہ لے کر رہ جائیں گے اور دوسرے ہم سے سبقت لے جائیں گے۔ اس لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنی صحت کا پوری طرح خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ قومی امانت بھی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے بھی اس کے بارے میں جواب دِہ ہونا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھی صحت عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق دے۔ آمین۔

لینن

روس کا عظیم ترین لیڈر لینن لیت قد، گنجا اور حجری دار انسان تھا۔ روس کا ڈکٹیٹر اور مقبول ترین لیڈر ہونے کے باوجود اسے اپنے لباس اور چلنے کی ذرا پروا نہ تھی وہ چائے میں شکر کبھی نہ ڈالتا تھا۔ اور نہ کبھی اپنے کام میں مدد دینے کے لئے کسی سیکرٹری کو ملازم رکھا۔ وہ اپنے سامنے خطوط کا جواب خود اپنے قلم سے لکھتا تھا۔ جب اُس کے دائیں ہاتھ پر فالج گرا تو اُس نے بائیں ہاتھ سے لکھنے کی مشق کی اور پھر باقی زندگی بائیں ہاتھ ہی سے لکھتا رہا۔

(نصیر الدین انجم بھنگ صدر)

بدگمانی

جس کسی نے کسی دوسرے کے متعلق بُرا گمان کیا۔ اُس نے گویا اپنے آپ کو ایک بھائی کی مدد سے بے نصیب کر لیا۔ اس لئے جس کسی کے متعلق ہمارے دل میں شکوک و شبہات پیدا ہو جائیں ہم اسی محبت و مروت کا سلوک نہیں کر سکیں گے اور ظاہر ہے اس کا بدلہ ہمیں کیا ملے گا۔ اس لئے ہمیں بدگمانی سے بچنا اور دل صاف رکھنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ آپس میں پیار محبت اور خلوص سے رہنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے بارے میں دل صاف رکھنا چاہیئے۔

(ملک محمود احمد۔ کالیہ آنبہ ضلع شیخوپورہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

ایک منٹ ٹھہریئے!

منیر الدین مبشر اینڈ یوسف - لاہور

جناب ذرا ایک منٹ انتظار فرمائیے میں ابھی آیا۔ اس قسم کے اور اس سے ملتے جلتے فقرے دن بھر ہم سنتے اور بولتے ہیں۔ لیکن ہم نے کبھی غور نہیں کیا کہ اس ایک منٹ میں دنیا بھر میں کیا کچھ ہو جاتا ہے۔ دنیا ایک منٹ میں اپنے محور کے گرد ۹۵۰ میل کا چکر لگاتی ہے ایک منٹ میں دنیا میں ۱۴۰۰ مکعب فٹ بارش ہوتی ہے۔ اس عرصے میں سمندر ۳۵۰۰ ٹن پانی دریاؤں سے حاصل کرتا ہے۔ ایک منٹ میں ۳۴ شادیاں ہوتی ہیں۔ ۱۱۴ بچے پیدا ہوتے ہیں اور ۱۰۰ مر جاتے ہیں۔ ایک لاکھ دس ہزار اخبارات فروخت ہوتے ہیں۔ ۲ لاکھ اسی ہزار فون کئے جاتے ہیں۔ کانوں سے ۳۳۰۰ ٹن کوئلہ نکالا جاتا ہے۔ ۶۰۰ ٹن فولاد بنایا جاتا ہے۔ ۶۰۰۰ نئے جوتے بنائے جاتے ہیں۔ ۱۸ نئی کاریں بنتی ہیں۔ ۳۰۰ شہابی پتھر آسمان سے گرتے ہیں۔ کرہ ارض پر ۳۸ خوفناک گرد باد آتے ہیں۔ ایک منٹ میں روشنی ۱۱۱۶۰۰۰۰ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے جبکہ آواز ۱۹۸۰۰ میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ دنیا کے انسان ایک منٹ میں ۶۳۸۰۰ گیلن پانی پیتے ہیں جبکہ ۴۰۰۰ ٹن خوراک کھاتے ہیں۔

آئیے اب دیکھتے ہیں ایک منٹ میں ایک انسان میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ ایک صحت مند آدمی کا دل ایک منٹ میں ۷۲ سے ۸۰ دفعہ دھڑکتا ہے اور ۱۸ مرتبہ سانس لیتا ہے۔ انسان ایک منٹ میں ۰.۱ مکعب انچ ہوا اپنے پھیپھڑوں کے اندر لے جا کر باہر نکال سکتا ہے۔ ایک منٹ میں انسان ۲۰۰ گز تک چل سکتا ہے ۱۵۰ الفاظ بول سکتا ہے ۴۰ الفاظ لکھ سکتا ہے۔ ۳۰۰ سے زائد الفاظ سمجھ کر پڑھ سکتا ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک منٹ کتنا قیمتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس قیمتی وقت کے ہر منٹ اور سیکنڈ کی قدر کریں اسے ضائع نہ کریں۔ ایک دانا کا قول ہے کہ "جو وقت کو ضائع کرتا ہے۔ وقت اسے ضائع کر دیتا ہے"۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

تشحیذ کا شمارہ جون ۱۹۷۸ء میرے میز پر کسی چراغ کی مانند روشنی بکھیر رہا ہے۔ سرِ ورق کی طرف دیکھو تو یوں لگتا ہے کہ جیسے شفق کا نور بکھرا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احمدی اطفال و ناصرات کے ہمراہ مسکراتی تصویر بار بار دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔ ایسا خوبصورت سرِ ورق چھاپ کر آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ تشحیذ ملک کے دوسرے رسالوں کے معیار سے کسی طرح کم نہیں۔

تمام مضامین عمدہ ہیں۔ بالخصوص ثابت قدمی۔ یادداشت اور نظم "کبھی نہیں" لائق تحسین ہیں۔ قلمکاروں کو اس حقیر پُر تقصیر کی جانب سے مبارکباد پہنچا دیجئے۔ شکریہ۔

کسی قاری نے "بزمِ تشحیذ" میں خاکسار کے تحریر کردہ اصلاحی خاکہ "ہم نے پتنگ اڑائی" پر تنقید کی۔ عمدہ تنقید، عمدہ تحریر کے لئے ضروری ہے۔ میں ان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ساتھ ہی یہ وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اس خاکے میں ایسے بچے کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ جو مجلس اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں حصہ لینے کی بجائے دوسرے بچوں سے کھیلتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتے کہ ایک احمدی بچہ بھی تمام معاشرے کا فرد ہے اور اس پر بھی معاشرہ اثر کرتا ہے۔ زیرِ نظر خاکے میں معاشرے کے بد اثرات سے حفاظت کے لئے مجلس کے پروگراموں میں شرکت کی ترغیب دی گئی ہے اور بس۔ امید ہے کہ یہ وضاحت کافی ثابت ہوگی۔

(محمد اشرف نوشاہی۔ کراچی)

(۲)

جون کا تشحیذ ملا۔ بیحد پسند آیا۔ خاص کر سرِ ورق پر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھ کر دلی خوشی ہوئی اور دل ایمانی جذبے سے سرشار

Digitized by khilafat Library Rabwah

ہو گیا۔ ہم سب بہن بھائی بڑے شوق سے تشحیذ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بہنوں سے گذارش ہے کہ ناصرات کے صفحات کے لئے ہاتھوں سے مختلف قسم کے پھول بنانے کے طریقے لکھا کریں مثلاً کاغذ اور اسفنج وغیرہ کے پھول بنانا۔ اُمید ہے وہ بہنیں جنہیں اس قسم کے پھول بنانے آتے ہیں وہ ضرور لکھیں گی۔ اپنی دوسری احمدی بہنوں کو بھی اس سے فائدہ ہوگا۔

(رفعت سلطانہ۔ پیر محل)

(۳)

ماہ جون کا تشحیذ ملا۔ ایسا لگتا ہے جیسے گلاب کا پھول کھلا ہے جس کی بھینی بھینی خوشبو پھیل رہی ہے۔ جب تشحیذ ملتا ہے تو سب ایک دوسرے سے چھینتے ہیں اور جب تک پورا تشحیذ نہ پڑھ لیں چین نہیں آتا۔ اس تشحیذ میں صرف چار کہانیاں بہت مزیدار تھیں اور بہت لطف آیا۔ اور بھائی جان کو ہمارے بہن بھائیوں کی طرف سے سلام۔ آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رنگین تصاویر ضرور شائع کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک بہت پسند آیا۔

(ناہید ثمینہ۔ سندھ)

(۴)

ماہ مئی کا پیارا تشحیذ ہاتھوں میں آیا تو ایسا لگا جیسے بہار کی آمد پہ رنگ ہی رنگ بکھر گیا ہو۔ ٹائٹل تو بہت ہی دلکش تھا۔ تمام مضامین اور کہانیاں اچھی تھیں۔ سوائے ایک کہانی کے جس میں غیر مرئی طاقت کا ذکر تھا۔ ایسی کہانیوں سے پیارے تشحیذ کو بچاتے رہیں۔

معلومات کافی دلچسپ تھیں۔ لطائف بھی اچھے تھے۔ تشحیذ بڑی تیزی سے دلچسپیوں اور ترقیوں کی منزل کی طرف گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالرشید خاور۔ ترگڑی)

(۵)

تشحیذ ملا۔ دیکھکر دل باغ باغ ہو گیا۔ خاص طور پر ٹائٹل تو بہت ہی خوبصورت تھا۔ ہماری طرف سے اتنا بہترین رسالہ شائع کرنے پر مبارکباد قبول کیجئے۔ قلمی دوستی کا کالم شروع کرنا صفحات کا ضیاع ہے۔ میری رائے میں "پسندیدہ اشعار" کا سلسلہ شروع کریں۔ یہ تشحیذ میں ایک خوبصورت اضافہ ہوگا اور اطفال کے لئے بہت سودمند بھی۔

(ریاض احمد خاں۔ احمد نگر)

(۶)

میں دو سال سے تشحیذ الاذہان کی خریدار ہوں۔ بہت ہی پیارا رسالہ ہے۔ نظمیں اور کہانیاں خوب ہوتی ہیں۔ میری دعا ہے کہ تشحیذ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین

(شاھدہ نسرین۔ ربوہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

نونہال ادیب

سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ کا ایک پہلو

(محبّت الٰہی)

محبّت الٰہی ہر مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔ کلمہ طیّبہ کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی محبُوب نہیں۔ محبّت الٰہی انسان اور خُدا کے درمیان ایک حقیقی اور نہ ٹُوٹنے والا تعلق ہے۔ اور ہر مومن خُدا کی محبّت کو حاصل کرنے کی سعی میں مشغول رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے چند واقعات جو محبّت الٰہی پر دلالت کرتے ہیں پیش کرتا ہُوں۔ چونکہ آپ شروع ہی سے دنیاوی کاموں کی طرف رغبت نہیں کرتے تھے اور اپنے کام یعنی عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے والد ماجد نے آپ کو کہلا بھیجا کہ ایک سکھ افسر سے میرے اچھے تعلقات ہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اچھی ملازمت دلوا سکتا ہوں۔ تو اس کے جواب میں حضور نے فرمایا

"میری نوکری کی فکر نہ کریں مَیں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہُوں"

یہ جواب لے کر جب وہ آدمی آپ کے والد محترم کے پاس پہنچا اور یہ پیغام انہیں دیا تو انہوں نے فرمایا:۔

"اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ مَیں نوکر ہو چکا ہوں! تو پھر خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا"

اس کے بعد انہوں نے آپ کی ملازمت کی فکر نہ کی بلکہ کبھی کبھی یہ کہتے تھے کہ

"سچا رستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دنیاداری میں اُلجھ کر اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں"

لیکن اس کے باوجود پدری شفقت کی بناء پر انہیں یہ احساس ہوتا تھا۔ کہ میرے بعد اس کا کیا ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے خاندان کی دعوت کی تا کہ وہ اپنی زندگی میں ہی انہیں بھائی کے

Digitized by khilafat Library Rabwah

حوالے کردیں تا وہ انہیں روٹی دیتا رہے۔ لیکن لاکھوں آنکھوں نے دیکھا کہ وہ جو کبھی بچے کھچے ٹکڑے کھا کر گزارہ کرتا تھا اس کے دسترخوان پر خاندانوں کے خاندان پل رہے ہیں۔ حضور اکثر باہر مسجد میں یا اپنے چوبارے میں نماز روزہ۔ تلاوت قرآنِ کریم اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ اسی لئے تو آپ کے والد صاحب نے ایک رئیس کے پوچھنے پر فرمایا۔ کہ۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں جاکر دیکھ لیں وہ تو مستقل ہے اور اکثر مسجد میں ہی رہتا ہے۔ اور دنیا کے کاموں میں اسے کوئی دلچسپی نہیں۔ حضور کو جب اپنے والد کی وفات سے کچھ فکر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جو بہت پیار کرنے والا خدا ہے۔ اس نے آپ کو اس طرح تسلی دی اور فرمایا:۔

الیس اللہ بکافٍ عبدہ

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں"

حضور کا کلام نظم ہو یا نثر خدا کی محبت سے لبریز ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ میخواہم از تو نیز توئی

"یعنی دونوں جہانوں میں میرا تو بس تو ہی محبوب ہے اور میں تجھ سے صرف تیرے ہی وصال کا آرزومند ہوں"

حضرت مسیح موعودؑ نے خدا کی خاطر دنیا سے منہ موڑا اور خدا نے دنیا کو آپ کی طرف موڑ دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے قریب آپکے اپنی وفات سے متعلق بکثرت الہام ہوئے۔ کوئی اور ہوتا تو شاید گھبرا جاتا۔ لیکن آپ خوش تھے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے کامل محبت تھی اس لئے بار بار آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ آتے تھے۔

اللھم الرفیق الا علیٰ

اللھم الرفیق الا علیٰ

آپ کو اللہ کی محبت پر ناز و فخر تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ کو مولوی کرم دین کے مقدمہ میں یہ پتہ چلا کہ وہ آپ کو قید کرنا چاہتا ہے تو آپ نے یہ سن کر فرمایا:۔

"وہ خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال کر تو دیکھے"

اور واقعی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے خطرناک عزائم سے محفوظ رکھا۔ آپ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"کیا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس کو یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس

Digitized by khilafat Library Rabwah

خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے مَیں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں"۔

(کشتی نوح)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی کامل محبّت عطا فرمائے اور حضرت رسُول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عظیم رُوحانی فرزند کی طرح ہم بھی خُدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہُوں اور خُدا ہمیں عزیز رکھے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو آمین

(ملک محبُوب احمد۔ ربوہ)

ناقابل فراموش سفر

یہ اُن دنوں کا واقعہ ہے جب مَیں دسویں میں ربوہ میں پڑھتا تھا۔ موسم گرما کی چھٹیاں ہونیوالی تھیں۔ مَیں اور میرا دوست (غوث بخش) جو ڈیرہ نمازیاں میں رہتا تھا۔ گھر جانے کے لئے اکٹھے سفر کرنے کا پروگرام بنایا۔ چونکہ میرا گھر مظفر گڑھ میں تھا۔ لہٰذا ہم دونوں نے چناب ایکسپریس میں سفر کرنا مناسب سمجھا۔ لہٰذا ہم دونوں پہلی چھٹی کو سامان وغیرہ لے کر آٹھ بجے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے۔ ہم نے تھرڈ کلاس کے ٹکٹ خرید لئے۔ نو بجے کے قریب گاڑی پہنچی۔ گاڑی میں کچھ رش تھا۔ کافی ادھر اُدھر دوڑے لیکن تھرڈ کلاس والے ڈبے میں جگہ نہیں ملی۔ لہٰذا ہم فرسٹ کلاس والے ڈبے پر یہ سمجھ کر چڑھ گئے کہ چیکوٹ اتر کر ڈبہ تبدیل کر لیں گے۔ اتفاقاً پل چناب کے قریب ٹی۔ ٹی ہمارے ڈبے میں داخل ہوا۔ لیکن اُس نے ہم دونوں کو چیک نہیں کیا۔ اُس کے جانے کے بعد ہم نے اتر نا گوارا نہ کیا۔ اسی طرح سفر کٹتا گیا۔ دل میں تو طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے تھے لیکن ہمت مرداں مدد خُدا کے تحت اُسی ڈبے میں بیٹھے رہے۔

خانیوال اسٹیشن پر میرا دوست پانی پینے کے لئے نیچے اُترا۔ نیچے ٹی۔ ٹی کھڑا تھا اُس نے اس کا ٹکٹ دیکھا۔ اُس نے کہا کہ ٹکٹ تو آپ کا تھرڈ کلاس کا ہے اور آپ بیٹھے فرسٹ میں ہیں۔ لہٰذا پچاس روپے جرمانہ ادا کریں۔ ورنہ مَیں تجھے پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ میرے دوست نے جگہ نہ ملنے کا بہانہ بنایا مگر بے سود۔ اس نے کہا۔ کہ میرے پاس پیسے نہیں ہیں تو ٹی۔ ٹی نے کہا تو چلو پولیس کے پاس۔ اب ہمارا کوئی حال نہ تھا۔ نہ کوئی واقف، نہ ہمارے پاس زیادہ رقم۔ لہٰذا بہت پریشان ہوئے۔ اسی اثناء میں گاڑی چلنے لگی۔ ڈبہ کا بھاگ کر گاڑی پر سوار ہو گیا۔ ٹی۔ ٹی پیچھے بھاگا مگر بے سود رہا۔ اُس نے زوردار آواز سے کہا کہ مَیں بھی ملتان فون کرتا ہوں۔ اب بہت دُور رہتے تھے۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے تھے جب ملتان آیا تو ملتان چھاؤنی پر اُترے خُدا کا فضل تھا کہ کسی نے نہ پوچھا اور ہم اسٹیشن سے گزر گئے۔ آئندہ ہم نے توبہ کر لی کہ ایسا کام نہ کریں گے۔ ۴۴

(رانا محمود احمد۔ ملتان)

۴۴۔ تو پیارے بھائیو! ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

Digitized by khilafat Library Rabwah

مشہور خبریات

سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِ الوطنی مکمل کورس پچیس روپے

نرینہ اولاد گولیاں " تیس روپے

زود جامِ عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے

حکیم عبدالحمید

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ نمبر ۱۹

فون ۴۴۸۴۷ ربوہ - فون ۶۳۸

ہر قسم کے ریڈیو
ٹیلیویژن - ریفریجریٹر
ایئر کنڈیشنرز اور
سوئی گیس کے چولہوں وغیرہ کی خرید و فروخت

کیلئے

محمود ٹیلی ویژن کمپنی

۲۱ - ہال روڈ لاہور

فون نمبر:- ۵۱۸۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجھے ہوئے حسابات ۔ انویسٹیگیشن آڈٹ

انکم ٹیکس کے مسائل

مشورہ جات بسلسلہ :-

- FINANCIAL ADVISORY.
- MANAGEMENT ADVISORY.
- LABOUR MANAGEMENT.
- FEASIBILITY REPORTS.
- COMPANY LAW .

کے لئے رجوع فرمائیں ۔

محمد حسین تشنہ سینئر کنسلٹنٹ

ایم نواز چوہدری اینڈ کمپنی

تھرڈ فلور گارڈی ٹرسٹ بلڈنگ نسبیر روڈ لاہور

ہر قسم کا سامان سائنس و اجمی نرخوں پر

خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

فون نمبر ۶۴۵۰۰

Digitized by khilafat Library Rabwah

ناصرات کے صفحات

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک بزرگ صحابیہ

حضرت بھابی زینب صاحبہ حضرت مسیح موعودؑ کی بزرگ اور جانثار صحابیہ تھیں۔ آپ کے والد کا نام غلام احمد صاحب مرحوم اور خاوند کا نام پیر منظور تیوم تھا۔ ۱۸۸۸ء یا ۱۸۹۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئیں۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت مسیح موعودؑ کی صحابیہ ہونے کا شرف پایا نابینا ہونے کے باوجود عالم دین تھیں۔ تقریر بھی کر لیتی تھیں۔ خانہ داری اور دستکاری کی بھی ماہر تھیں شب و روز بنیادوں سے زیادہ سرگرم عمل رہتی تھیں۔ قادیان اور پھر ربوہ میں محلہ جات میں گھوم پھر کر چندہ اکٹھا کرنے اور تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے آپ کو بھجوایا جاتا تھا۔ اور آپ بڑی عمدگی کے ساتھ اس فریضہ کو سرانجام دیتی تھیں حلقہ مسجد مبارک قادیان میں اور حلقہ دارالصدر ربوہ میں بھی صدر لجنہ کے فرائض انجام دیئے۔ جب تک حضرت پیر منظور محمد صاحب موجد لیسرنا القرآن زندہ رہے ان کے پاس رہیں ان کی وفات کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے ہاں چلی آئیں اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ حضرت بھابی زینب صاحبہ ان خواتین میں سے تھیں جن کی فطرت ہی نیک اور سعادت مند ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئیں۔ سب رشتہ دار مخالف تھے مگر آپ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں یوں آپ میں بہت سی خوبیاں تھیں مگر خدمتِ خلق اور ہمدردی بنی نوع انسان کا جذبہ نمایاں تھا۔ ہر وقت غریبوں اور مسکینوں کی خدمت پر آمادہ ہوتیں کوئی بیمار ہو جاتا تو فوراً پہنچ جاتیں۔ جس خدمت

Digitized by khilafat Library Rabwah

پر مامور کیا جاتا بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیتیں۔ آپ نے کئی یتیم بچیوں کو پالا اور پھر ان کی شادیاں بھی کیں۔ آپ حضرت سیدہ امۃ الحئی صاحبہ مرحومہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھابی تھیں اور حضور بھی آپ کو بھابی کہتے تھے جس کی وجہ سے آپ بھابی کے نام سے مشہور ہو گئیں۔ باوجود نابینا ہونے کے بہت باریک سُوت کاتتی تھیں۔ نواڑ۔ آزار بند اور ڈیزائن کے ساتھ بہت عمدہ قالین بُننے کی بھی ماہر تھیں۔ غرض مرحومہ بہت سی غیر معمولی خوبیوں کی مالک تھیں۔

آپ نے ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳ مارچ ۱۹۶۰ء کو ربوہ میں وفات پائی۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت ام المومنین سے والہانہ عقیدت تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر اندرون خانہ قصرِ خلافت میں پہرے کا انتظام آپ کے سپرد ہوتا تھا۔ آپ سالہا سال اس خدمت کو عمدگی کے ساتھ سرانجام دیتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے وہ ہم تمام احمدی بہنوں بھائیوں کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین ؂

(کوثر ناہید چک نمبر ۵۶۳ فیصل آباد)

اسلام میں عورت کا مقام

اسلام کے ظہور سے قبل عورت کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اس وقت متمدن اور غیر متمدن دنیا میں عورت کی حیثیت بالعموم حیوانات کی مانند تھی۔ مذہبی دنیا میں بھی اسے کوئی مقام حاصل نہ تھا۔ اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے مکمل طور پر عورت کے حقوق کو قائم کیا۔ اسے مذہبی اور روحانی لحاظ سے اعلیٰ مقام عطا کیا۔ تمدنی زندگی میں اس کی مستقل اور نمایاں حیثیت قائم کی۔ اس کے مالکانہ اختیارات کا اعلان کیا۔ اس کی ذمہ داریوں اور اس کے حقوق کو مقدس فریضہ کے طور پر آسمانی کتاب کا جزو بنا دیا۔ اسلام کا ظہور سچ مچ عورت کی حقیقی آزادی اس کے مقام اور اس کی استعدادوں کے رُوحانی اور مادی طور پر ظاہر ہونے کا دَور ہے۔ اسلام سے قبل لڑکی کی پیدائش پر ماتم اور نوحہ شروع ہو جاتا تھا۔ اب الحمد للہ کہا جاتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عورت کی ذات پر مقدس بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ احسان کیا جس کی مثال کسی اور نبی کی زندگی میں نہیں ملتی۔

اسلام میں ہزاروں بلکہ لاکھوں عورتوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کر کے اور قرآن مجید پر عمل کر کے خُدا کا قرب حاصل کیا۔ اور اب بھی ہزاروں عورتیں اسلام کے غلبہ کی خاطر قربانیاں کر رہی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم بھی اپنے فرائض ادا کر کے خُدا تعالیٰ کی نگاہ میں سُرخرو ہوں۔ آمین

(صوفیہ عباسی۔ شیخوپورہ)

Digitized by khilafat Library Rabwah

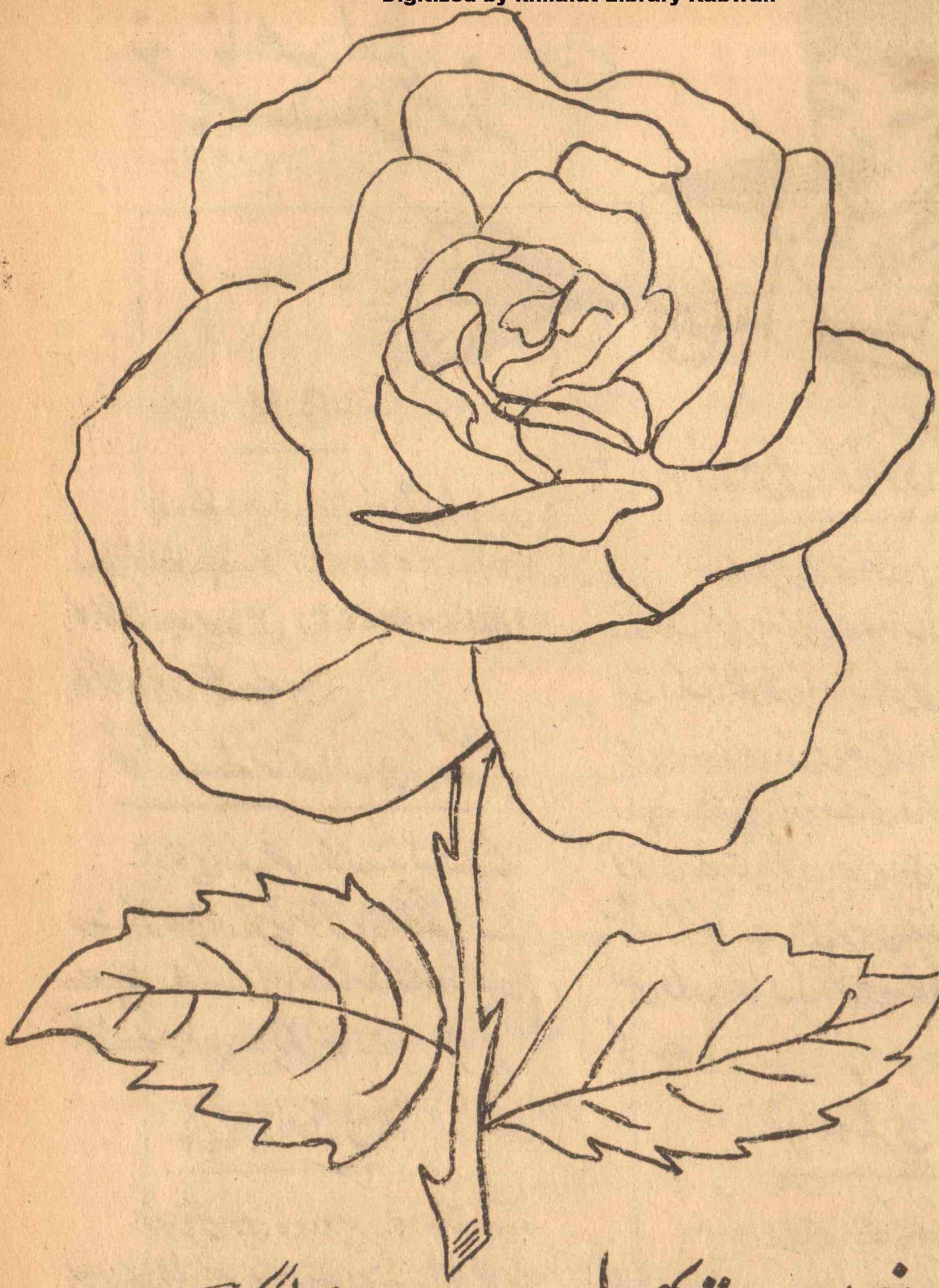

ایک خوبصورت پھول

بشریٰ کوکب
جھنگ صدر

Digitized by khilafat Library Rabwah

خبرنامہ تشحیذ

O.K

او۔ کے (O.K) امریکہ کے لوگوں کی بازاری زبان کا لفظ ہے۔ (OLL KORRECT) کا مخفف ہے جو دراصل (ALL CORRECT) کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

گھوڑے کے ساتھ انسان کی دوڑ

امریکا میں ایک شخص الکرک نے گھوڑے کے ساتھ دوڑ لگائی اور تقریباً سو گز کا فاصلہ گھوڑے سے پہلے طے کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ انسان گھوڑے کا بخوبی مقابلہ کر سکتا ہے۔

پانچ ہزار بیل

آپ یقین کریں کہ پیڈرو ہیرو ۱۷۵۴ء تا ۱۸۲۸ء اسپین کا وہ مشہور شخص تھا جس نے اپنی زندگی میں تقریباً پانچ ہزار بیل مارے تھے اور جو بیلوں کے مقابلے کی وجہ سے کافی مشہور ہے۔

ساڑھے تین لاکھ ڈالر کی آنکھ

۱۹۷۴ء میں بیونس آئرس میں مالی پریشانیوں سے تنگ آکر وار جنسٹائن کے ۳۲ سالہ نوجوان نے اپنی ایک آنکھ تقریباً ساڑھے تین لاکھ ڈالر میں جو پاکستانی روپوں میں تقریباً ساڑھے تین کروڑ روپے بنتے ہیں، فروخت کرنے کا اعلان کیا اس نوجوان نے بتایا کہ میں نے ایسا مالی پریشانیوں سے تنگ آکر کیا ہے۔ اس نوجوان نے بعد میں بتایا کہ بعض لوگوں نے اس کی آنکھ خریدنے کی پیش کش کی ہے۔

زیادہ عمریں

۱۷۷۸ء میں مسز جین کیتھ کے تین بیٹوں کی عمریں بالترتیب ۱۰۷ سال ۱۰۸ سال اور ۱۰۹ سال تھیں۔ جبکہ مسز جین کیتھ کی عمر ۱۳۵ سال تھی۔ مسز جین نے ۱۳۷ سال کی عمر میں انتقال کیا اور مسز جین کیتھ کے انتقال کے وقت ان بیٹوں کی

Digitized by khilafat Library Rabwah

عمریں بالترتیب ۱۰۹ سال، ۱۱۰ سال اور ۱۱۱ سال تھیں۔

(سید ظہور احمد۔ کراچی)

کوپن ہیگن کا گھڑیال

کوپن ہیگن (ڈنمارک) کے ایک ٹاؤن ہال میں ایک عجیب و غریب گھڑیال نصب ہے۔ اس گھڑیال کا وزن تقریباً ۴ ٹن ہے۔ اور اس کے ۱۱،۰۰۰ پرزے ہیں۔ یہ ایک ڈچ گھڑی ساز "جینیز اولسن" کی تمام عمر کی محنت کا نتیجہ ہے۔ اس کے بارہ خاص حصے ہیں۔ سب سے بڑا حصہ (ڈائل) جو مقامی وقت بتاتا ہے۔ ایک دوسرا ڈائل زمان فلکی (وقت جو کہ ستاروں سے ناپا جاتا ہے) بتاتا ہے۔ اور تیسرا ڈائل سورج کے حساب سے وقت بتاتا ہے۔ کلاک کا سب سے زیادہ شاندار حصہ وہ ہے جو کہ ۳۱ دسمبر کو رات کے ۱۲ بجے صرف پانچ منٹ کے لئے کام کرتا ہے۔ اس کے نتائج پانچ مختلف ڈائلوں اور ایک مستطیل شکل کے کیلنڈر پر ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ ڈائل اور کیلنڈر سال ہفتے کے دن اور مہینے کا نام ظاہر کرتے ہیں۔ یہ کلاک لیپ کے سال کے متعلق بھی بتاتا ہے۔ اس کلاک سے مقامی وقت دنیا کے ہر حصے میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ کلاک سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے کا وقت، مہینے کی تاریخ۔ دن کا نام۔ مہینے اور سال کا نام۔ خاص خاص ستاروں کی موجودہ حالت۔ سورج۔ چاند۔ زمین کی پوزیشن اور سورج گرہن کے متعلق بھی بتاتا ہے۔ ڈچ گھڑی ساز اسے دنیا کا آٹھواں عجوبہ کہتے ہیں۔

(اسمٰعیل مبارک احمد پنیچ بھاٹہ راولپنڈی کینٹ)

آپ کی اپنی دکان

شادی بیاہ کے لئے ہر قسم کا سوتی۔ ریشمی۔ سلکی اور دیگر ہر قسم کا کپڑا۔ نیز لینن کی چادریں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

شیخ سردار محمد اینڈ سنز

دکان نمبر ۵۵/۵۶ نیشنل کلاتھ مارکیٹ

امین پور بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے

EL. KEMISTS

الکیمسٹ

سٹیلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان پاکستان اٹومک انرجی کمیشن۔ ایچ ایف ایف اور نسپاک (NESPAK) کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ فون:۔ ۴۱۶۶۴

Digitized by khilafat Library Rabwah

لطائف

(۲)

ایک آدمی نے نئی نئی دکان کھولی۔ ایک گاہک نے لائف بوائے صابن مانگا۔ دوکاندار نے کہا یہ صابن نہیں ہے۔ گاہک نے کیپری صابن مانگا۔ دکاندار نے دکان میں دیکھ کر کہا۔ جی یہ بھی نہیں ہے۔ گاہک چلا گیا۔ ساتھ کا دکاندار دیکھ رہا تھا اُس نے کہا بھلے مانس اس طرح دکانداری نہیں ہوتی۔ ضروری نہیں وہی چیز گاہک کو دی جائے اُس سے ملتی جلتی دے دیا کرو۔ مثلاً اب کیپری صابن نہیں تو تبّت دے دو۔ لکس دے دو۔ تھوڑی دیر بعد ایک گاہک آیا۔ گاہک نے بلیڈ مانگا۔ بھئی بلیڈ تو نہیں ہے۔ تم ریگ مار لے جاؤ۔ دکاندار نے کہا۔

(عبدالرشید خادر۔ ترگڑی)

(۳)

ایک دیہاتی کسی کے ہاں مہمان گیا وہ بار بار قالین پر تھوک رہا تھا۔ مالک نے دیکھا تو نوکر سے کہا کہ اُسے اُگالدان لا دے۔ نوکر اُگالدان لے آیا اور پکڑ کر دیہاتی کے مُنہ کے آگے کیا تو دیہاتی نے اُسے پرے ہٹا کر پھر قالین پر تھوک دیا۔ نوکر اُگالدان لے کر دوسری طرف آیا تو دیہاتی نے اُسے پھر پرے کر کے دوبارہ قالین پر تھوک دیا۔ آخر تنگ آ کر دیہاتی بولا۔

"اوے اینوں پرے کر لے نئیں تے میں ایہدے وچ ہی تھک دیاں گا"

(امتیاز قریشی۔ بشیر آباد)

(۴)

ایک اُستانی نے جب ایک بچے کی حالت خراب دیکھی تو اُس نے بچے سے کہا:۔

مُنّے اگر میں تمہاری امّی کی جگہ ہوتی تو.....

مُنّا: (معصومیت سے) تو آپ بھی امّی کی طرح ابّو کی جیب سے پیسے نکال لیتیں ۔ (عبدالحی عابد ربوہ)

(۵)

بچہ روتا ہوا گھر آیا۔ ماں نے پوچھا کیا بات ہے بیٹا! "ابّو جان باہر نالی میں گر پڑے ہیں" بچے نے روتے ہوئے جواب دیا۔ تو اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ یہ تو ہنسنے والی بات ہے ماں نے ہنستے ہوئے کہا۔ مَیں بھی ہنسا تھا لیکن ابّو جان نے مارا ہے۔ بچے نے معصومیت سے جواب دیا۔

(عبدالرشید خادر۔ ترگڑی)

سکول کی کتابیں۔ کاپیاں اور سامان سٹیشنری۔
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
نسیم بکڈپو اینڈ جنرل سٹور
ڈچکوٹ روڈ۔ فیصل آباد

Digitized by khilafat Library Rabwah

مجالس کی رپورٹ

مرتبہ :- سلطان احمد مبشر سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس مارٹن روڈ کراچی

۲۵ جون ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ شام ۶ بجے مجلس عزیزآباد کراچی کے ساتھ فٹ بال کا ایک نمائشی میچ ہوا جو بہت دلچسپ تھا۔ اس میں مجلس عزیزآباد کو جیت ہوئی ؛

مجلس عزیزآباد۔ کراچی

جلسہ یوم والدین :- ۲۱ اپریل بروز جمعہ جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا جس میں کل ۱۶۴ احباب نے شرکت کی۔ مکرم آفتاب احمد صاحب بسمل کی صدارت میں تلاوت، عہد و نظم کے علاوہ مکرم جمیل احمد صاحب بٹ۔ چوہدری ندیم احمد صاحب اور خواجہ وجاہت حسین صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اس جلسہ میں سلسلہ کے مشہور شاعر مکرم قیس میانوی صاحب کی نظم بھی پڑھی گئی۔ اجلاس کا اختتام حسب روایت دعا سے ہوا ؛

ہفتہ اطفال :- ۱۴ اپریل ۱۹۷۸ء کو مکرم سید عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں ایک افتتاحی تقریب ہوئی جس میں تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم معلم صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور ہفتہ اطفال کے پروگرام کا اعلان مکرم الطاف قدیر صاحب ناظم اطفال نے کیا۔ جس کے ساتھ (۱۴ اپریل تا ۲۱ اپریل) ہفتہ اطفال کا آغاز ہو گیا۔

اس ہفتہ میں شعبہ ہائے صنعت و تجارت اشاعت۔ صحت جسمانی۔ وقار عمل۔ تربیت۔ خدمت خلق اور تجنید میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے گئے۔ نیز وقف جدید کے وعدے ان اطفال سے لئے گئے جنہوں نے ابھی تک وعدے نہیں لکھوائے تھے۔ کلوا جمیعًا کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ تمام اطفال نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط لکھے ؛

قمرآباد ضلع نواب شاہ (سندھ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق ۱۶/۶/۷۸ کو ایک روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس کے آخر میں مولانا غلام احمد صاحب فرخ سابق مبلغ فجی نے انعامات تقسیم فرمائے۔

۱۹/۶/۷۸ کو مہمان خصوصی مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی زیر قیادت ایک پکنک منائی گئی جس میں مورد

Digitized by khilafat Library Rabwah

ضلع نواب شاہ کے کچھ اطفال نے بھی شرکت کی۔

ان پروگراموں کے علاوہ ایک کثیر تعداد احمدیوں اور غیر احمدیوں کو مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام کی سلائیڈز دکھائیں۔ ان پروگراموں میں مکرم نصیر احمد صاحب نے انتھک محنت سے مکرم ناظم صاحب اطفال کی مدد فرمائی۔ فجزاہ اللہ ؛

مجلس دارالذکر فیصل آباد

مجلس دارالذکر کے زیر انتظام یکم مئی تا ۱۰ مئی عشرہ وصولی منایا گیا۔ حلقہ جات سے چندہ وقف جدید اطفال و ناصرات وصول کرنے کے لئے وفد تشکیل دیئے اور وعدہ جات کی فہرستیں مہیا کی گئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ممبران نے نہایت محنت اور خلوص سے کام کیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے

اللہ تعالیٰ مقبول خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ آمین

کل تعداد اطفال و ناصرات :-
۲۹۶

وعدہ وقف جدید -/۳۶۲۸

وصولی :- -/۳۲۷۱

قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر

کتابیں۔ کاپیاں اور دیگر سامانِ آرائش و زیبائش نیز گفٹ آئٹم کا صابن بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

ناصر بکڈپو اینڈ جنرل سٹور

قذافی چوک۔ سمن آباد

فیصل آباد

WATER PROOFING
OF PROOFS

Are you planning to construct a new :
★Industrial Complex ?
★Ware House ?
★Super Market ?
★Residential Accomodation ?
Does your existing accomodation have problems of :
★Leakage ?
★Seepage ?
★Insulation ?
In all cases for guaranteed water proofing and insulation of building please contact :

RAFI SONS
(BUILDERS & SEALERS)
Fortress Stadium, Labore Cantt.
Phone : 370397

Digitized by khilafat Library Rabwah

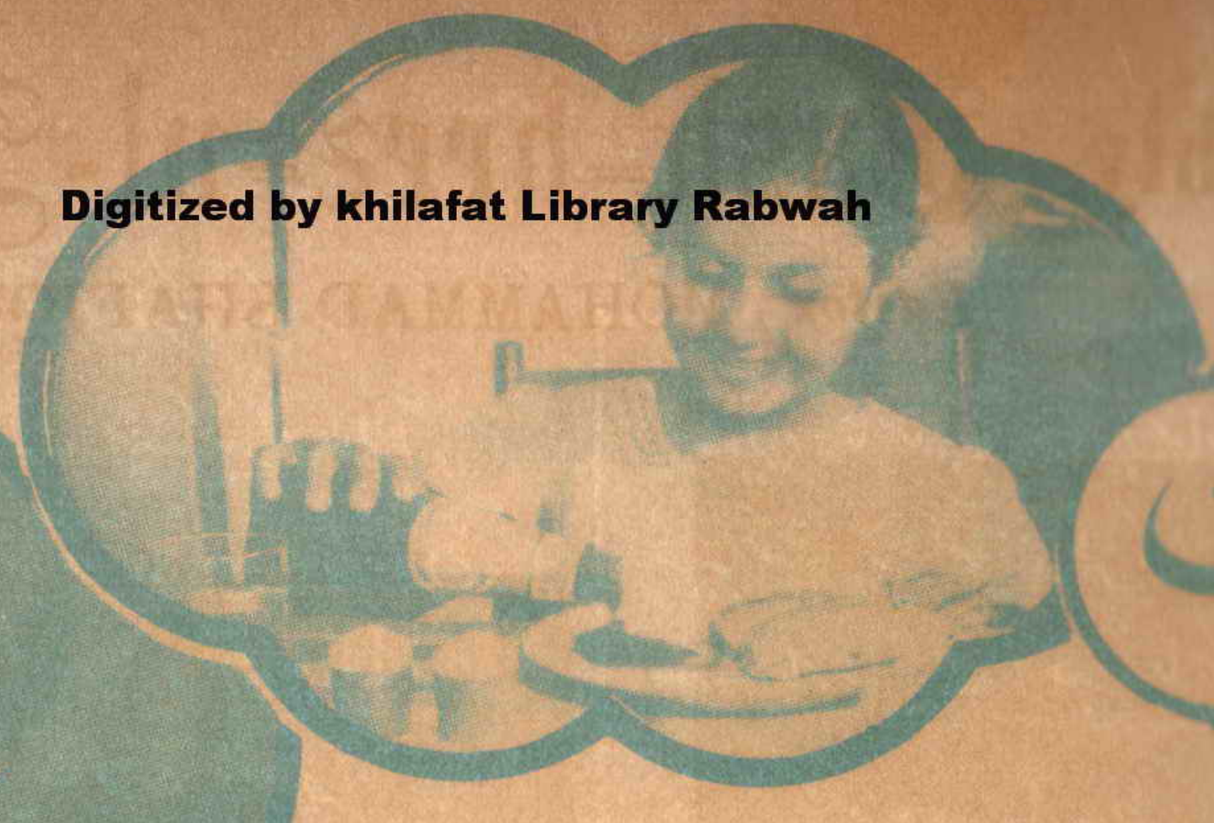

شیزان

ایک بار نہیں سو بار نہیں
میں تو کہوں گی لاکھوں بار

شیزان کی ہر چیز ہے سب سے مزے دار

شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ - بندر روڈ - لاہور

Regd. No. L7128

Monthly Tash-heez-ul-Azhan Rabwah

AUGUST 1978

Editor, MOHAMMAD SHAFIQUE QAISAR

Digitized by khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع مجلس خدّام الاحمدیّہ پشاور کی انتظامیہ کے ارکان محترم صدر صاحب مجلس خدّام الاحمدیّہ مرکزیّہ اور محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیّہ ضلع سرگودھا کے ہمراہ۔ (فوٹو ۱۳ر اپریل ۱۹۷۸ء)

محترم چوہدری حمید نصراللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیّہ لاہور مجلس خدّام الاحمدیّہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتویں سالانہ اجتماع (یک روزہ) منعقدہ ۲۴ر فروری ۱۹۷۸ء کا افتتاح فرما رہے ہیں۔

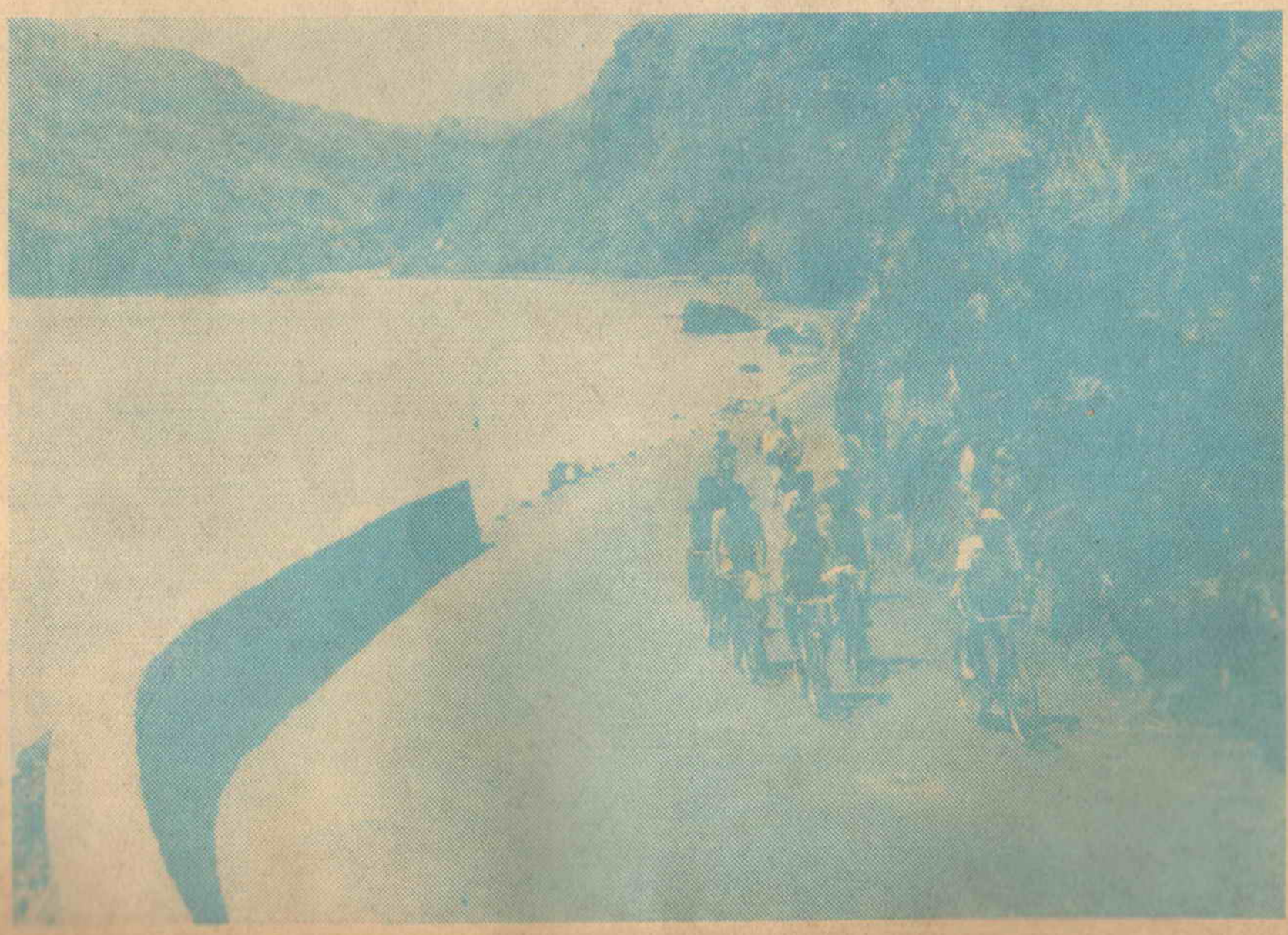

مجلس خدّام الاحمدیّہ مارشیس کے زیر اہتمام سائیکل سفر کا منظر۔ (فوٹو ۱۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء)